نوشیروان نامہ

یعنے

سوانح عمری نوشیروان عادل پادشاہ ایران

مولفہ و مرتبہ

منشی دیبی پرشاد صاحب مورخ
مارواڑ

بار سیوم

بعد حسن ترتیب اور اضافہ مضامین کے

مطبع رضوی دہلی مین سید میر حسن کے اہتمام سے طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۶ء مطابق سمت ۱۹۵۳ و سنہ ۱۳۱۴ ہجری

قیمت فی جلد ۱۲؍

فہرست مضامین سوانح عمری نوشیروان

مطالب حواشی

نوشیروان نامہ

زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند

واضح ہو کہ نوشیروان ایران کے اُس شاہی خاندان کا بیسوان بادشاہ تھا جو بلقب ساسانی مشہور ہے اس خاندان کو اُس کے مورث اعلیٰ اردشیر بابگان نے اُسکے جلوس سے تین سو برس پہلے یعنے قریب ۲۲۶ء کے ایران مین قایم کیا تہا نوشیروان نے اڑتالیس برس فرمانروائی کی اُس کے بعد بہتر برس تک اور اُس کی اولاد ایران مین حکمران رہی آخری جانشین اُس کا یزدجرد تھا جس کے تخت نشین ہونے سے پیشتر ایران مین بڑے بڑے انقلاب واقع ہو چکے تھے اور پادشاہون کے جلد جلد معزول کیے جانے سے کہ یہ ایک علامت فارسیون کی زوال کی تھی سلطنت کی قوت مین ضعف آگیا تہا اُس خوفناک حالت مین یزدجرد نے قریب بیس برس کی حکومت کی آخر ۳۱ ہجری مطابق ۶۵۱ء موافق سمت ۷۰۸ مین وہ مسلمانون کے غلبہ سے خارج السلطنت ہو کر عالم ناکامی

نوشیروان اور ضحاک کے زمانہ فرمانروائی کا مقابلہ کر کے ایک شاعر نے کیا اچھا کہا ہے قطعہ

ہزار سال کہ ضحاک پادشاہی کرد ۔۔۔ ازو نماند بجز نام زشت در عالم
اگرچہ دولت کسریٰ بسے نماند ولے ۔۔۔ بقول و داد شدش نام در زمانہ علم

نوشیروان مخفف نوشین روان ہے یعنے شیرین جان۔ اور دوسرے معنی نوشیروان کے جدید الملک یعنی شاہ نو ہے۔ عرب لوگ نوشیروان کو کسریٰ کہتے تھے یہ خسرو کا معرب ہے۔ جو فارسی مین عام پادشاہ کا نام ہے۔

مین ایک دشمن کے ہاتھ سے مارا گیا اور ساسانیون کی سلطنت اختتام کو پہونچی ۔

۲ - یہ مختصر ذکر نوشیروان کے خاندان کا ہوا اب خاص نوشیروان کا حال لکھا جاتا ہے

نوشیروان بچپن ہی سے سنجیدہ اطوار تھا اور چال ڈھال اُس کی حکیمانہ تھی اس نے ساسان زردشتی سے تعلیم پائی تھی - یہہ حکیم اُس کو سخت سخت کامون مین مشغول رکھتا تھا تاکہ وہ تخت نشین ہوکر محنت کشون کی قدر کرے -

نوشیروان مین صرف ایک عیب بدظنی کا تھا سو وہ بھی اُسنے تخت نشین ہونے کے بعد اپنے اوستاد کے کہنے سے چھوڑ دیا تھا -

اوس کی مان ایک دہقان قوم ترک کی بیٹی تھی جس کے ساتھ اوسکے باپ قباد نے اوس

سال	کرسی نامہ شاہان ساسانی کا یہہ ہے					۲۴	شیرویہ	۶۲۸
۱	اردشیر بابگان ۲۲۶ع	۲۲۶	۱۳	یزدجرد اثیم	۴۴۴	۲۵	اردشیر	۶۲۸
۲	شاپور اول	۲۴۰	۱۴	بہرام ششم عرف بہرام گور	۴۲۰	۲۶	شہری زاد	۶۲۹
۳	ہرمز اول	۲۷۱	۱۵	یزدجرد دوم عرف اثیم	۴۳۸	۲۷	جوان شیر	۶۲۹
۴	بہرام اول	۲۷۲	۱۶	ہرمز تیسرا		۲۸	پوران دخت	۶۳۱
۵	بہرام ثانی	۲۷۶	۱۷	فیروز	۴۵۸	۲۹	فیروز	۶۳۲
۶	بہرام ثالث	۲۹۳	۱۸	بلاس	۴۸۴	۳۰	ازرمی دخت	۶۳۲
۷	نرسی	۲۹۶	۱۹	قباد	۴۸۸	۳۱	کسری بن مہر حشیش	۶۳۲
۸	ہرمز دویم	۳۰۳	۲۰	نوشیروان عادل	۵۳۱	۳۲	خرزاد	۶۳۲
۹	شاہ پور دوم عرف ذوالاکتاف	۳۱۰						
۱۰	اردشیر دوسرا		۲۱	ہرمز سیدم	۵۷۹	۳۳	فیروز بن مہران	۶۳۲
۱۱	شاپور تیسرا عرف شاپور الجنود		۲۲	بہرام چوبین	۵۹۰	۳۴	فرخ زاد	۶۳۲
۱۲	بہرام چوتھا	۳۹۰	۲۳	خسرو پرویز	۵۹۱	۳۵	یزدجرد بن شہریار	۶۳۲

حالت مین شادی کی تھی کہ جب ایرانیون نے بسبب قتل کرڈالنے فراسو وزیر کے اوس کو تخت سے خارج کر دیا تہا اور وہ اوس دہقان کی مہمانی کا محتاج ہوا تہا۔

نوشیروان سنہ ۵۳۱ء موافق سمت ۱۶۵ مین پیدا ہوا اور اُسکے خیر مقدم اوس کے باپ کو کھوئی ہوئی سلطنت پہر ہاتھ لگی قباد نے دوبارہ تخت نشین ہوکر مزدک کا دین اختیار کیا۔

۳ ۔ یہہ مزدک ایک فرزانہ آدمی باشندہ نیشاپور کا تہا اور اوس نے ایک مذہب ایجاد کیا تہا جو زردشت کے مذہب سے بالکل مخالف تہا اور ایک کتاب دیناد نامی تصنیف کی تہی جس کے لئے کہتا تہا کہ یہ میری شریعت کی کتاب ہے اوس کے مسایل کا خلاصہ یہ ہے کہ جہان کے دو صانع ہین ایک نیکی کا موجد اور دوسرا بدی کا فاعل اور لوگون مین فساد زر زمین اور زن کی وجہہ سے ہوتا ہے پس چاہیئے کہ اون کو مخصوص اور محدود نہ رکہین بلکہ ان چیزون سے اون لوگون کو بہی فایدہ پہنچاوین کہ جن کے پاس نہ ہون چنانچہ اوس کے مرید اپنے دینی بہائیون کو اپنے اموال اور عورتون سے محروم نہین رکہتے تھے اور اوس کا معجزہ یہ تہا کہ آگ اوس سے باتین کرتی تہی اور اسی معجزہ سے اوس نے قباد کو اپنا پیرو

تاریخ حبیب السیر مین لکہا ہے کہ جب فیروز کے بعد قباد کا بہائی بلاش تخت نشین ہوا تو قباد وجود عویدار سلطنت تہا ما وراء النہر کیطرف بہاگا اثنائے راہ مین بمقام نیشاپور ایک دہقان کی لڑکی سے شادی کر کے شب باش رہا پہر ما ورالنہر مین پہنچکر وہان کے پادشاہ خوشنواز کے پاس پناہ گزین ہوا خوشنواز نے چار برس بعد قباد کی مدد پر کچہہ فوج تعینات کی جسکو لیکر وہ ایران کو چلا اور نیشاپور مین اوسی دہقان کے گہر ٹہہرا یہان اوس کی بیٹی سے بیٹا پیدا ہو گیا تہا قباد اوسکو دیکہہ کر بہت خوش ہوا اوسی عرصہ مین اوس کو یہ خوشخبری پہونچی کہ بلاش مر کر اوس کے واسطے تخت خالی کر گیا ہے قباد اس لطیفہ غیبی کو اپنے بیٹے کی بخت مندی سے سمجہہ کر اور بہی مانوس ہوا اور نوشیروان نام رکھ کر اوس کی تعلیم و تربیت بدل وجان کرنے لگا۔

بنایا تہا[۱]۔
قباد کے پیرو ہوتے ہی ایک لاکہہ آدمی مزدک کے دین مین آگئے اور اوسکی
شہرت عالم مین ہوگئی لیکن شہنشاہ بیگم نے جو نوشیروان کی مان ہتی اپنی عصمت
و مزدک کے ہاتہون سے ضائع ہونے دیا اور نوشیروان نے بھی جوکہ باوجود
خوردسالی کے اپنے مذہب مین پختہ تہا اوس کی پیروی اختیار نہین کی بلکہ جب
مزدک اوس کو اپنے دین کے دعوت کرتا تہا تو نوشیروان اوس کو دہمکا دیتا
تہا آخر ایک دن مزدک نے قباد سے شکایت کی قباد نے نوشیروان کو سربرو
بلوا کر کہا کہ تم مزدک کا دین کیون نہین اختیار کر لیتے ہو اوس نے کہا اس کا جواب
مین پانچ مہینے کے بعد دونگا اور اوسی دن سے اوس نے اپنے آدمیون
کو ایران کے بڑے بڑے شہرون مین بہیجکر علمائے مذہب کو بلوایا حسب وہ

---

[۱] حبیب السیر مین لکہا کہ قباد کے دسوین سال جلوس مین مزدک نام ایک شخص نے اپنے وطن نیشاپور سے مداین مین آکر
پیغمبری کا دعوی کیا اور باطنی اور عیاشی کا مذہب چلا کر بہن بیٹی اور دوسری رشتہ دار عورتون کو تصرف مین لانا
رکہا جانور مدون کا مارنا اور گوشت کہانا حرام کر دیا بہت سے شریر اور بداطوار آدمی اوسکے پیرو ہوکر لوگون کا مال
زر اور ننگ ناموس لے بیٹھے چنانچہ ایک مدت تک جسقدر اولاد ہوتی وہ مجہول النسب تہی پہر آتشکدہ کے نیچے تہخانہ
بنا کر ایک آدمی اوسمین چہپا دیا اور قباد سے جا کر کہا کہ آگ مجہسے باتین کرتی ہے اور اوسکو لیجا کر آگ سے باتین
سنوائین تہخانہ سے آگ کی طرف ایک بے معلوم سوراخ رکہا ہوا تہا جسمین سے اوس آدمی کی آواز آتی تہی قباد اس
فریب کو نہ سمجہکر مزدک کی کرامات کا معتقد ہوگیا جس سے اسکا مذہب خوب چمکا مگر اوسکے خلاف بغاوت بھی بہت
پہیلی کہ ہر طرف لوگ مزدکیون کی بیجا دست اندازی ننگ و ناموس سے تنگ آکر فساد کرنے لگے امیرون نے
مصلحت دیکہکر قباد کو قید کر لیا اور مزدک کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا جاوسکے معتقدون کی کثرت سے عمل مین نہ آیا
قباد البتہ اپنی بہن کی تدبیر سے جو موجب اصول مذہب مزدک کے اوس سے ناجایز تعلق رکہتی تہی قید سے نکلکر ملک ہیاطلہ کی طرف بہاگا
اور وہان سے کمک لاکر دوبارہ اپنی سلطنت پر قابض ہوگیا پہر مزدک کی طرف متوجہ نہوا - ۱۲ - مولف

جب وہ گئے تو سب کو قباد کے روبرو لے گیا اور وہان مزدک سے مباحثہ کرکے اوس کو قایل کیا قباد نے اسیوقت مزدک کو نوشیروان کے حوالہ کر دیا نوشیروان اوس کو ایک باغ مین لے گیا جہان وہ معہ اپنے مریدون کے تہ و تیغ کیا گیا[1]

۵ - اوسدن سے نوشیروان کی دانائی اور اولوالعزمی کا نقش ایرانیون کے دل پر درست بیٹھ گیا اور علمائے دین نے اوسکو حامی مذہب کا خطاب دیا قباد بہی اسکی رای سلیم کو بہت پسند کرتا تہا اور ہر کام مین اس سے مشورہ لیتا تہا[2] مرتے وقت لکہہ مرا[3] کہ

[1] حبیب السیر مین لکھا ہے کہ یہ واقعہ بعد تخت نشینی نوشیروان کے ہوا جب کہ اسنے مزدک کے اوپر مہربانی کرکے اوس کے تمام معتقدون کے نام و نشان سے آگاہی حاصل کر لی اور پہر ایکدن سبکو دعوت کے بہانہ سے بلاکر جمع کیا اور کہانا کہلانے کے نام سے تہوڑے تہوڑے آدمیون کو ایک باغ مین بہیج بہیجکر مروا ڈالا اور جن جن لوگون کا مال اون کے پاس تہا وہ سب اون کو دلا دیا تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ منذر جو ایک بڑا زبردست امیر امرائے عرب سے تہا اور قباد کے سبب پیروی دین مزدک کے باغی ہوگیا تہا نوشیروان کے پاس حاضر آیا نوشیروان نے اوس سے کہا کہ میرے دلمین دو آرزوئین تہین ایک تو تیرا اطاعت قبول کرنا اور دویم اس کے مذہب کا اوکھاڑنا اتفاقاً مزدک بہی اوس مجلس مین حاضر تہا نوشیروان سے کہنے لگا کہ اب اس مذہب کا اوکھاڑنا تیرے امکان سے باہر ہے کیونکہ ہزارہا آدمی اسکو مانتے ہین نوشیروان نے طیش مین آکر اسیوقت اوسکو مروا ڈالا اور اوس کے معتقدون کو بہی قتل عام کا حکم دیکر جو مال اسباب لوگون کا اون کے قبضہ مین تہا وہ انکو دلوا دیا۔

[2] مسٹر جان مالکم نے اپنی تاریخ ایران مین بحوالہ زینت التواریخ لکھا ہے کہ قباد کے کئی بیٹے تہے مگر وہ نوشیروان کو زیادہ چاہتا تہا بمرض الموت مین اوسکو ولیعہد کرکے کہا کہ تم مین اور سب باتین اچہی ہین لیکن عیب ہے کہ لوگون سے بہت بدگمان رہتے ہو مین یہ نہین کہتا کہ اپنی گمان پر بالکل عمل کرو مگر اتنا ضرور خیال رکہنا کہ زیادہ بدگمان ہونے سے بہت سی خرابیان ہوتی ہین ۱۲ مولف

[3] زینت التواریخ مین لکھا ہے کہ قباد نے وصیت نامہ موبد موبدان کو سونپا تہا جب وہ مرگیا تو موبد موبدان نے اسکو مجمع عام مین پڑہا سب نے نوشیروان کا بادشاہ ہونا خوشی سے منظور کیا مگر نوشیروان نے انکار کیا اور کہا کہ اکثر عہدون پر کمینہ لوگ بہرے ہوئے ہین جنکی وجہ سے انصاف اچہی طرح نہوگا اور اون کا تغیر و تبدل بغیر خونریزی ممکن نہین ہے اس پر سب امیرون و سپہ سالارون نے قسم کہائی کہ ہم ہرحال حکم کی تعمیل کرین گے بعد نوشیروان تخت پر بیٹہا ۱۲ مولف

میرے بعد نوشیروان کو پادشاہ کرین اور سب لوگ اوس کا حکم مانین یہ واقعہ ۵۳۱ء مطابق سمت ۵۸۸ مین واقع ہوا

۶۔ نوشیروان کو جب تخت پر بٹھانے لگے تو اوس نے انکار کیا اور کہا کہ بڑی مشکل کی بات ہے کہ اگر مین اپنے پسند کے موافق قانون پر رعایا کو چلانا چاہون تو خون ریزی کے بغیر یہ مقصد حاصل نہوا اور اگر خود مین لوگون کی خواہش کے موافق ہو جاؤن تو وہ مجھہ پر غالب آجاوین یہ سن کر سب لوگون نے عہد کیا کہ ہم پادشاہ کے قانون پر عمل کرین گے تب نوشیروان تخت پر بیٹھا اور اُسنے تخت نشینی کے بعد کہا کہ میرا حکم تم لوگون کے جسمون پر ہے نہ دلون پر اور مین تمہارے اطوار کی تحقیقات کرون گا نہ اسرار کی ہر کام عدل و انصاف سے کیا جاوے گا نہ اپنی خواہش اور نفسانیت سے۔

۷ بعدہ نوشیروان نے مداین مین ایک عالیشان محل بناکر اوس کی چھت مین تاج شاہی کو جو گرانمایہ جواہرات سے مرصع ہوتے ہوتے نہایت وزنی ہو گیا تہا لٹکا دیا تاکہ وہ جلوس کے وقت سر کے اوپر رہے

۸۔ نوشیروان جیسا نیک ذات تہا ویسا ہی مردم شناس بھی تہا چنانچہ اوس نے دانا اور تجربہ کار آدمیون کو ملکی اور مالی عہدہ جات پر مقرر کیا اور امور ریاست وسیاست مین ایسا عدل اور انصاف برتا کہ بہت جلد عادل اور منصف مشہور ہو گیا اور حضرت محمد صلعم جیسے جیور پیغمبر نے اوس کے زمانہ مین پیدا ہونے کا فخر کیا اور کہا ولدت فی زمن الملک العادل ۔ یعنی مین ایک پادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون۔

۹۔ نوشیروان نے دجلہ پر پل باندہا اور محتاجون اور فقیرون کو فراہم کر کے اونکو مزدوری اور کاشتکاری پر لگایا جس سے کوئی شخص اوس کی قلمرو مین روٹی کا محتاج

نہ تہا اور نہ زمین زراعت سے خالی رہتی تہی اور جسقدر پردیسی آدمی اوس کے ممالک مین تھے اون کو زاد راہ دیکر کہا کہ اپنے اپنے وطن کو چلے جاوٴ اور رستون مین قلعجات بنوا کر سپاہیون کی چوکیان بٹھا دین تا کہ رستہ چلنے والون کو امن رہے اور ہر ایک ندی کے اوپر پل باندہا اور گہاٹون کو برابر کر کے اپنے قلمرو کے چار حصہ کیئے اول حصہ مین کل ملک خراسان کا معہ سیستان اور کرمان کے تہا۔ دوسرا حصہ قم اصفہان آذر آبادگان ارمینہ۔ اردبیل خزر اور گیلان سے مرکب تہا تیسرے حصہ مین فارس۔ اہواز۔ مرز۔ خضر وغیرہ محال تہے چوتہے حصہ مین ملک عراق۔ اور روم کی زمین داخل تہی بعد اس تقسیم کے اوس نے مالگذاری کا ایسا بندوبست کیا جو رعایا کے حق مین بہت مفید اور سابق کے بہ نسبت بہت خفیف تہا چنانچہ اگلے پادشاہ رعایا سے تیسرا حصہ لیتے تھے مگر جو کوئی زیادہ رعایا پروری پر کمر باندہتا تہا تو چار حصہ مین سے ایک حصہ لیتا تہا قباد اس بارہ مین سب سے سبقت لیگیا جو دس حصہ مین سے ایک حصہ لینے لگا تہا اور اوس کی نیت اس سے بھی کم کرنے کی تھی مگر اجل نے اوس کو فرصت نہ دی تب بقول شخصے۔ اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ نوشیروان نے کل ممالک محروسہ کی پیمایش کر کے رعایا پر ایک سہل سی مالگذاری مقرر کی جس کی تفصیل یہہ ہے۔ محاصل اراضی فی جفتی[۱] زمین۔ ایکدرم[۲] سیم اور ایک قفیز[۳] غلہ محاصل میوہ اس شرح پر کہ خرما اور انگور فی درخت ۶ درم۔ زیتون وغیرہ فی درخت ۱۰ درم پیمایش زمین کی ہر برس ہوتی تھی اگر زمین زیادہ اوٹھتی تو محصول بڑہاتے تھے اور جو کم اوٹھتی تو کم کر دیتے تھے جس زمیندار کے پاس بیل اور تخم نہین ہوتا تہا اوسکو

[۱] جس قدر زمین دو بیلون سے جوتی جاتی تھی اوس کو جفتی کہتے تھے [۲] ایک درم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا تہا [۳] ایک قفیز بارہ صاع کا اور ایک صاع آٹھ رطل اور ایک رطل آدھ سیر انگریزی کا ہوتا ہے پس ایک قفیز ۹۶ رطل یا ایک من ۸ سیر ہوا تاریخ عالم مین ایک قفیز ۴۶ رطل کا لکھا ہے۔

سرکار سے تقاوی بھی دیتے تھے اور جس کی زمین افتادہ رہتی تھی اس سے حاصل کا مطالبہ نہین کرتے تھے دہقان کے علاوہ ہر مالدار سے چار درم سے دس درم تک ٹیکس[1] لیتے تھے لیکن بیس برس سے کم اور پچاس سے زیادہ عمر کے آدمی اور عورتین مستثنے تہین۔ یہود اور عیسائیون سے برابر جزیہ لیا جاتا تہا بادشاہ کیطرف یہ بندوبست تہا کہ کوئی کسی پر ظلم نہین کرسکتا تہا بادشاہی محرر اور نوکر چاکر دیہاتون مین بیٹھے رہتے تھے اور سب مالگذار سال مین تین دفعہ حاضر ہوکر زر مقررہ تین قسطون مین ادا کر دیتے تھے اور رسید لے لیتے تھے۔

نقل ہے کہ نوشیروان نے اپنے علاقہ کے تمام بزرگون موبدون[2] عمائد اور سپہ سالارون وغیرہ کو جمع کرکے یہ قانون مال کا سنایا اور ان سے طلب کی اور دو گھڑی تک اسکا انتظار کیا مگر کوئی نہیں بولا تب اوس نے پھر کہا کہ ای لوگو مجھکو جواب دو کہ تم اس خراج سے راضی ہو یا نہین ایک مجہول آدمی بول اٹھا کہ اس خراج سے ملک ویران ہوجاے گا کیونکہ خراج زمین کی ویران ہوجانے پر بہی لگا رہیگا نوشیروان نے کہا کہ تو بڑا احمق ہے تو نے نہین سنا کہ مینے یہ قانون بہی تو مقرر کیا ہے کہ ہر سال زمین کو پیمائش کرکے خراج کا حساب لگائین اور اگر زمین اگلے سال کی بہ نسبت زیادہ اٹھے تو خراج بڑہا دین اور جو پڑی رہے تو اوسکا حاصل کم کردین یہہ کہکر اُس سی پوچہا کہ تو کن لوگون مین سے ہے اُس نے کہا دبیرون مین سے ہون پادشاہ نے فرمایا کہ جب دبیر ایسے فضول اور بیہودہ گو ہو جاوین تو کیا ٹھکانہ ہے اور حکم دیا کہ سر دبیر اُس کے سر پر دوات ماری چنانچہ اتنی دواتین اُس کے اوپر پڑین کہ وہ مر گیا یہ حال دیکھہ کر سب لوگون نے کہا

[1] تاریخ مالکم مین ۶ درم سے ۴۸ درم تک لکھتے ہین ۱۲ مولف [2] تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ نوشیروان کا عدہ ابتک [illegible] مین جاری ہے۔ [3] موبد حکیم اور دانش مند اور آتش پرستون کے پیشوا کو کہتے ہین۔ ۱۲ نواب محمد خان شیرازی

کہ ہم پادشاہی قانون سے راضی ہین تب پادشاہ نے اسکو اپنے ممالک مین جاری کیا اس قانون کی نفاذ سے زراعت کی کثرت اسقدر ہوئی کہ جنگل مین کہین زمین افتادہ نہین رہی اور امن وآمان کا یہ عالم تہا کہ لوگ بے خطر جنگلون مین سوتے تھے اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے پانی وقت پر برستا تہا آفات ناگہانی بہت کم رونما ہوتی تہین۔ ہند۔ چین۔ اور ترکستان کے سوداگر ایران مین آتے تھے اپنے اپنے ملک کے تحفے پادشاہ کو نذر کرتے تھے اسوقت ایران مین دنیا بہر کا آدمی موجود تہا اور تمام جہان کی چیزین وہان ملتی تہین۔

۱۱۔ نوشیروان کے سپاہی مظلومون کو ڈھونڈتے پہرتے تھے اور پادشاہ خود اون کا انصاف کرتا تہا اوس نے رعایا کے انصاف کے لئے بھی اچھے اچھے قانون جاری کئے تھے اور مجرمون کے لئے سخت سخت سزائین مقرر کی تہین چنانچہ جو کوئی کسی کی عورت کو نظر بد سے دیکھتا۔ جان سے مارا جاتا تہا زمیندارون کو اجازت دی گئی تہی کہ جو کسی کا گھوڑا ایا اور جانور اُن کی زراعت کا نقصان کرے تو اوسکو مار کر اوس کے گوشت پر تصرف کرین اور جو کوئی پادشاہی نوکر کسی کا نقصان کرتا تھا پادشاہ اُس کا نام دفتر سے کاٹ دیتا تہا اور اسکو حکم ہوتا تہا کہ ملخ کے آتشکدے مین کفارہ دینے کو جاوے۔

۱۲۔ پہر نوشیروان نے اپنے ممالک وسیعہ مین ایک حکم نامہ جاری کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مجہہ کو خدا تعالےٰ نے انصاف کرنے کے لئے سلطنت دی ہے اور میرا دلی ارادہ یہ ہے کہ سب کامون مین سچائی برتی جاوے اور کوئی بات بے انصافی کی ظہور مین نہ آئے اسلئے اپنے سب اہلکارون کو مطلع کرتا ہون کہ جو کوئی کسی پر ظلم کریگا یا مقررہ جمعبندی سے ایک دام بھی زیادہ لیگا مین اُس

ملخ فارسیون کا ایسا ہی متبرک مقام تہا جیسا مسلمانون کا مکہ ہے۔

کو زندہ نہین چھوڑونگا چاہیئے کہ رعایا سے مالواجب تین قسط مین لیا کرین اور جس
کھیت پر آفت ارضی یا سماوی سے کچھہ نقصان پہونچے اوس کا حاصل چھوڑدین اگر کوئی
زمیندار لاوارث مرجاوے تو اوس کی زمین کو سرکاری حوالہ مین تردد کرین ایسا نہو
کہ وہ ویران ہوجاوے جو عامل اس کام مین سستی کریگا یا رعایا سے ہمارے لئے ظلم کے ساتھہ
کچھہ لیگا وہ مستوجب سزاے قتل ہوگا ہم کو اللہ تعالے نے اسقدر دولت دی ہے
کہ کسیکے دام اور دینار کی طمع نہین رہی اور یاد رکھو کہ ہمارے دربار مین وہی حاکم
آبرو پاوے گا کہ جو رعایا کے ساتھہ نرمی اور منصفی کا برتاؤ کریگا اور جس کسی کی بات
ایک دفعہ جھوٹ نکل آئیگی وہ ہمیشہ کے لئے جھوٹا سمجھا جاوے گا۔

۱۳۔ نوشیروان جب مالی بندوبست اور قانون کو جاری کر چکا تو اوس نے سپاہ
کے وزیر بابک نامی کو بلاکر فرمایا کہ یہ خراج جو رعایا سے لیا جاتا ہے۔ فضول
خرچ کرنیکے لایق نہین ہے اور سپاہ مین کوئی تو ہزار درم پانیکے قابل ہے اور کوئی
سو ہی درم کے لایق ہے پس جو تیر انداز ہو اوس کو تیراندازون کی تنخواہ اور جس کو تلوار
مارنا نہ آئے اوسکو تلوار مارنے والون کی تنخواہ نہ دینا چاہیئے اب تو سپاہ کی
حاضری دے اور فہرست اوس کی نام بنام ضروری ضروری تعریف اور شرح
کے ہمارے روبرو پیش کر۔ ہر سپاہی کو زرہ جوشن کمند خود اور دو آہنی دستانے
اور دو زرین رکاب پاکھر اور پیش کوبہ زین مین تیردان تیرون سے بھرا ہوا رکھنا ہوگا
اور بائین ہاتھہ کیطرف ایک قربان[1] جس مین دو کمانین چلے چڑہی اور دو چلے فالتو لپیٹے
موجود ہون پشت سے لٹکانی ہوگی جو کوئی کہ معہ اس تمام ساز کے حاضر ہو اسکا نام
لکھہ لیا جاوے اور پہر اگر کسی دن کوئی چیز کم ہو تو اوس کے درم کم کر دئے جاوین

[1] قربان فارسی مین یعنی کمانداں ہے جو ایک تسمہ ترکش مین سیا ہوا ہوتا ہو جسکے ذریعہ سے ترکش کو مثل حمائل گردن میں ڈال لیتے ہین اور اسی تسمہ مین کمان کو بھی اٹکا لیتے ہین اور یہ ترکش معہ کمان پیٹھہ کے پیچھے رہتا ہی ۱۲ نواب مخلص

اور جو سوار اس طرح سے مسلح ہو کر تیر سے نشانے گھوڑا دوڑائے اور عین سواری مین گھوڑے سے اوتر کر پھر اوس پر بیٹھ جاوے اور تمام ہتیارون کو کام مین لاوے اوس کے لئے زیادہ سے زیادہ چار ہزار درم دے اور پیادہ کو جو امتحان مین سب سے کم ہو سو درم سے کم تنخواہ مقرر نہ کر بابک نے سپاہیون کو ہمہ تن مسلح ہو کر پیشگاہ شاہی مین حاضر ہونے اور نام لکھے جانے کے لئے تین دن کی مہلت دی چوتھے روز وہ میدان معینہ مین آیا اور سپاہی بھی خیل خیل حاضر ہوئے مگر اوس نے کسی کا نام نہین لکھا اور کہا کہ آج وہ شخص نہین ہے جسکا حاضر ہونا ضرور تہا یہ سنکر سپاہ لوٹ گئی اور نوشیروان نے خیال کیا کہ شاید کوئی افسر نہ آیا ہوگا دوسرے دن پھر بابک نے حاضری لی اور کہا کہ آج بھی وہ نہین ہے تیسرے دن اوس نے منادی کرائی کہ وارث تاج وتخت بھی ہتیار لگاکر آئے اور بیت المال سے اپنی تنخواہ مقرر کرائے چنانچہ دوسرے دن نوشیروان وہی وردی پہن کر سپاہ مین آیا مگر جب بابک نے کہا کہ حضرت آپ کے ساز و یراق مین کمی ہے اور نوشیروان نے غور کر کے دیکہا تو وہ دو نو چلے نہین تھے جن کو فالتو رکھنے کا حکم تہا اون کو فوراً منگوایا اور اپنی پشت پر لٹکا کر سپہ گری کے ہنر دکھلائے تب بابک نے کہا آپ پادشاہ ہین آپ کی تنخواہ زیادہ لکھتا ہون نوشیروان نے فرمایا مجھہ کو اختیار ہے پس بابک نے اوس کے نام چار ہزار اور ایک درم لکھے پھر اور سب سپاہ کی حاضری لی اور ان کی تنخواہ درج کی دوسرے دن بابک نے پادشاہ کے پاس جاکر عرض کی کہ مین نے آپ کے لئے ایک درم اس غرض سے زیادہ کیا کہ سپاہیون کو زیادہ مانگنے کی گنجائش نہ رہے فی الجملہ نوشیروان کی ایسی ایسی [illegible] یرون سے آمد اور خرچ کا بند وبست بخوبی ہوگیا۔

بعدہ نوشیروان نے ہر ولایت سے مضبوط اور جرار آدمیون کو بلوا کر اپنی سپاہ

مین بھرتی کیا اور سپاہ کو ایسا آراستہ کیا کہ کسی پادشاہ کے عہد مین ایسی آراستہ نہ تھی
مورخ ایران لکھتا ہے کہ چین۔ ہند اور روم کے پادشاہ نوشیروان کو ملک اور
سپاہ کی ترقی مین ہمہ تن مصروف دیکھہ کر متردد ہوئے اور ہر ایک نے اپنی
طرف سے ایلچی اور تحفے تحایف نوشیروان کو بھیجے۔
۱۴۔ بعد چندے نوشیروان لشکر لیکر ملک کے دورہ کو نکلا اول خراسان مین آیا
وہان سے ولایت گرگان مین گیا پھر اوس نے ماژندران کو دیکھا جب وہان سے
آگے بڑہا تو کوہستان علاقہ ارمن مین اوسے ایک سرسبز اور شاداب جنگل نظر آیا
جس کو دیکھہ کر اوس کی طبیعت بہت فرحت اندوز ہوئی مگر یہ خوشی جلد رنج کے
ساتھ مبدل ہو گئی جب اوس نے سنا کہ یہان کی رعایا ہمیشہ ترکون کی شکار رہتی
ہے جو بروقت تیاری فصل کے برق ریز یورش ہوتے ہین اور ہر جگہ قتل اور
غارت کی آگ لگا کر چلے جاتے ہین اور اسی موقع پر ایک شخص قوم ترکی تلوار کھینچے ہوئے
پادشاہ کے سراپردہ مین گھس آیا پاسبانون نے بمشکل اوس کو پکڑا اور پادشاہ کے
روبروپیش کیا پادشاہ نے سامنے بٹھا کر پوچھا کہ اس جرأت سے تیرا کیا مقصد تھا۔
اوس نے رو کر کہا کہ جب میرا مقصد نہین ہوا تو یہ طعنہ زنی کیا ضرور ہے نوشیروان نے
اُس کو مروا ڈالا جو کہ وہ موقع سرحد کا تھا اسلئے ترکون کا تدارک مقدم سمجھہ کر ہندوستان
اور روم سے معمارون اور سنگ تراشون کو طلب کیا اور اوس مقام پر ایک سنگین
دیوار[۱] دس کمند لمبی بنوائی اور واسطے آمد و رفت مسافرون اور تاجرون کے اُسمین

[۱] یہ دیوار قلزم سے جو ایک شعبہ خلیج مغربی کا ہے اور پھر روم مین جا کر گرتا ہے دریائے خضر تک جسکے
کنارہ پر شہر باکو بہ آباد ہے بنائی گئی تھی اس کا طول سو فرسنگ کے قریب تہا اور وہ کوہ البرز و کوہ لگزی اور
کوہ انجارہ وغیرہ اور ان کی بڑی بڑی گہاٹیون اور دشوار گزار پہاڑیون مین ہو کر گئی تھی چنانچہ اب بھی اُس
مقام پر کہین دریا کہین جنگل مین اس دیوار کی بنیادین اور اوس کے پتھر جن مین سیسہ بھرا ہوا ہے موجود ہین اسکے

ایک بڑا دروازہ بہ کہگر لوہے کے کیواڑ چڑہا دیئے جو ہمیشہ بند رہتے تھے مگر جب کوئی قافلہ باہر سے آتا تہا یا بہر سے اودہر جاتا تہا تو کہولدیتے تھے بعض بعض تواریخ مین دو دروازے لکھے ہین۔
ایک تو باب الابواب مین تہا جہان سے الان اور قبچاق کے باشندے آمد و رفت کرسکتی تہے اور دوسرا انجاد کے برابر تہا۔
اس کے بعد نوشیروان اقوام آلانی کو جو مشہور غارت گر تھے اور اپنے زور و قوت کے گہمنڈ مین نوشیروان کا عدم وجود برابر سمجھتے تہے مطیع کرکے اور وہان ایک قلعہ بناکر ہندوستان

پنجانے سے خرچ کی بہی بہت کفایت ہوئی تھی ورنہ پہلے پچاس ہزار فوج اوس سرحد کی اوپر اقوام ترک تاتار آلان اور روس وغیرہ کی مدافعت کے لئے رکھنی پڑتی تھی اور اس فوج کے افسر کا بہت بڑا درجہ ہوتا تہا وہ پادشاہ کے ساتھ آوہے تخت پر بیٹہتا اور اوہا تاج پہنتا تھا۔
لہ یہ قلعہ گرگان کی سرحد مین پانی کے اندر سراپا پتہر کا بنا ہوا تہا کہتے ہین کہ پادشاہی خزانہ اس قلعہ کے مصارف تعمیر کے لئے کافی نہوا تب نوشیروان ایک ہزار سوار کے ساتھ کرمان کے ایک بڑے دولتمند آذرمانان کے پاس گیا اوس نے اسقدر چاندی اور سونہ دیا کہ جسمین وہ قلعہ تیار ہوگیا اسی طرح ہزار اسپ والی اسطخر نے دو ہزار اونٹ چاندی اور سونے کے بہرے ہوئے نوشیروان کے پاس بہیجے اور نوشیروان نے اون کے مصارف سے ایک شہر آباد کرکے ستارہ آباد اوسکا نام رکہا جسکو اصطخر آباد کہتے ہین اور وہی اب استرآباد کہلاتا ہے ۲ؔ مالکم صاحب نے اپنی تاریخ ایران مین لکہا ہے کہ نوشیروان نے شمال مین فرغانہ اور مشرق مین ہندوستان پر لشکرکشی کی چینی سورخ فرغانہ کی لشکرکشی کی تصدیق کرتے ہین دیکہو گلبنز صاحب کی کتاب جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ اور کارکن صاحب کی کتاب جلد ۱ و ہندوستان کی لشکرکشی کی بابت پاٹنجر صاحب ایک مفصل اور قرین قیاس بیان نوشیروان کے کوچ کا مکران کی بحری حد سے سندہ ندی تک کرتے ہین دیکہو پاٹنجر صاحب کا سیاحت نامہ صفحہ ۳۸۴ انگریزی سورخ جو اودیپور والون کے قدیم خاندان بلبھی پور کے غارت ہونے کو نوشیروان سے منسوب کرتے ہین وہ اسی بنا پر ہے کہ راجپوتون کے سورخ بلبھی پور کے غارت کرنے والون کو جنگلی اور وحشی

مین آیا اور یہان کے بزرگون سے ملاقات کرنیکے بعد آگے بڑھا اور قوم بلوچ کا کہ یہہ بھی نہایت ظالم اور خونخوار تھے قتل عام کرتا ہوا گیلان مین پہنچا اور وہان والون کو بعد کشت وخون کے فرمانبردار کرکے مداین کو واپس گیا

۱۶۔ یہان اہل عرب نے منذر نامی ایک شخص کو بھیجکر قیصر روم کی شکایت کی کہ اوس کی فوج یہان اگر ہمیشہ تاخت تاراج کیا کرتی ہے اور اسی عرصہ مین حارث غسانی والی شام قیصر کی سازش سے ولایت حیرہ توابع عرب پر لشکر کشی کرکے وہان سے بہت یا مال اوربردے لیگیا اوس کی فریاد بھی نوشیروان تک پہونچی تب نوشیروان نے اپنا وکیل روم مین بھیجا اور قیصر سے جواب طلب کیا قیصر اوس سے بدرشتی پیش آیا اور اوس نے نوشیروان کے خط کا جواب بھی گستاخانہ لکھا نوشیروان روم کو روانہ ہوا جب آذربایجان مین پہونچا تو پیادہ ہوکر وہان کے مشہور آتشکدہ مین گیا اور موبدون سے کتاب زند کو سنکر بہت رویا جب وہان سے چلا تو ایران کے حاکمون کو لکھا کہ جب تک مین نہ آون ملک کی بخوبی حفاظت کرنا اور لشکر کو تاکید کی کہ جو کوئی کسی کی زراعت کو تباہ کریگا یا کسی سے کوئی چیز چھین لے گا تو مین اوس کو زندہ نہین چھوڑونگا اور جب دشمن کے کسی بڑے قلعہ یا بڑے شہر کے قریب پہونچتا تو اول اپنے آدمیون کو بھیجکر اون کو اطاعت کی ترغیب دیتا اگر وہ قبول کرلیتے تو فبہا ورنہ اُن کو شکست دیکر قبضہ کرلیتا غرض اسطرح فتحیاب ہوتا ہوا اوس قلعہ کے

کہتے ہین مگر چونکہ اوس کی مغروقی کا زمانہ نوشیروان کے عہد سے کسیقدر مطابق ہوتا ہے اور اُس نے سنہ پہ ہورقس بھی کی تھی اس لئے کیا عجب ہے جو یہ قیاس اون کا صحیح ہو۔

سلہ نوشیروان کا سفر بھی ویسا ہی ہے جیساکہ اکثر اگلے لوگون کے سفر علم جغرافیہ کے رو سے قابل اعتراض ہین اور اسکی وجہہ یہی ہے کہ اگلے زمانہ مین علم جغرافیہ بہت خراب تہا اور بہت کم مورخ جغرافیہ دان ہوتے تھے۔

قریب پہونچا جسمین قیصر کا خزانہ رکھا تہا نوشیروان نے اُس کو بھی بہت جلد فتح کیا اور تمام خزانہ قیصر کا اپنی سپاہ کو لٹا دیا قیصر نے یہ خبر سنکر اپنے سپہ سالار فرفوریس کو واسطے مقابلہ نوشیروان کے بہیجا نوشیروان نے اوس کو شکست دی اور پیش قدمی کرتا ہوا شہر انطاکیہ تک جا پہونچا وہان قیصر کی فوج تین روز تک لڑی چوتھے روز نوشیروان کی فتح ہوئی نوشیروان نے وہان کا تمام خزانہ مداین کو بہیجدیا اور شہر انطاکیہ کی آبادی اور سرسبزی کو پسند کر کے اسکے قریب زیب[۱] خسرو نام ایک شہر آباد کیا جسمین روم کے قیدیون کو رہنے کی اجازت دی اور سب کو علی قدر مراتب اسباب مایحتاج عطا کیا اور ایک عیسائی کو وہان کی حکومت دیکر واسطے استیصال قیصر کے روانہ ہوا قیصر بہت گہبرایا اور اوس نے مہراس نامی ایک حکیم کو معہ باج وخراج کے نوشیروان کے پاس بہیجکر معافی جرایم کی درخواست کی۔ نوشیروان قیصر کے وکیلون سے سالانہ خراج گذاری اور عرب ویمن پر لشکر کشی نہ کرنے کا عہد لیکر ملک شام مین آیا وہان پچاس ہزار عرب منذر والی حیرہ کی ساتہہ بمقام موصل اوس سے آملے اوس نے قیصریہ فاقیہ اور حمص وغیرہ بلاد شام کو فتح کر کے حارث کو بہگا دیا۔

[۱] روضۃ الصفا مین یون لکہا ہے کہ نوشیروان نے اس شہر کو بعینہ مثل انطاکیہ کے آباد کیا تہا چنانچہ جب انطاکیہ کے لوگون کو حکم ہوا کہ شہر مین جا کر آباد ہون تو ہر فرد بشر نے وہان اگر اپنے اپنے گہر جس موقع پر انطاکیہ مین بنائے تھے ویسے ہی یہان پائے اور بے تکلف اُدن مین اس آرام سے آباد ہوئے کہ گویا اپنے مکانون واقع انطاکیہ مین ہی رہتے ہین ان سب لوگون مین سے صرف ایک دہوبی نے یہ اعتراض کیا تہا کہ میرے قدیمی مکان پر ایک درخت تہا وہ یہان نہین ہے یہ بات عجائبات روزگار سے ہے۔

۱۷ - بعد اس کے نوشیروان خیروی بہرام نامی ایک سردار کو واسطے ایصال خراج مقبولہ قیصر کے وہان چھوڑکر مصر مین گیا اور سکندریہ کو فتح کرکے واپس روانہ ہوا تھا

۵؎ مارتن نے لکھا ہے کہ اس قیصر کا نام رش تھا اور اوس کی دختر نوشیروان سے منسوب ہوئی تھی اور شاہ صاحب کہتے ہین کہ نوش زاد اُس کے بطن سے پیدا ہوا تھا جو اپنے باپ کے اوپر خروج کرکے مارا گیا لیکن انگریزی تواریخ مین جو زمانہ ان پادشاہون کا لکھا گیا ہے اوس کے اوپر نظر کرتے سے ہمکو ان روایتون کی صحت مین تامل ہے کیونکہ مارشیش قیصر تو نوشیروان کے مرنے سے تین برس بعد ۵۸۲ء مین فرمانروائے روم ہوا تھا اور نوشیروان کے ہمعصر تین قیصر تھے ایک جوسٹی نی ین اول جو ۵۲۷ء مین قیصر ہوا تھا دوسرا جوسٹی نی ین دوم جو ۵۶۵ء مین تخت پر بیٹھا تیسرا تیبریس جو ۵۷۸ء مین حکمران ہوا پس مندرجہ صدر واقعات جوسٹی نی ین اول کے عہد مین ہوئے - ۵؎ سرجان مالکم نے لکھا ہے کہ نوشیروان اور قیصرون کی لڑائی کی بابت مورخون مین کسیقدر اختلاف ہے ایرانی مورخ کہتے ہین کہ نوشیروان نے ایک قیصر کو گرفتار کیا مگر شاید انہون نے غلطی کی ہے کیونکہ یہ امر شاپور کے وقت مین واقع ہوا تھا - لیکن جو صلح کہ قیصر جوسٹی نی ین نے ابتدای سلطنت نوشیروان مین قبول کی تھی اور جسقدر ذلت اوسکی شرائط مین اوٹھائی تھی اور جو لڑائی بعد کو واقع ہوئی جس کے سلسلہ مین شام اور انطاکیہ وغیرہ ممالک سواحل روم تک نوشیروان کا لشکر گیا جسنے بہت علاقجات فتح کرکے دریائے قسطنطنیہ اور نہر طنابوزان تک حکم چلایا اس سے اوسکی دشمن بھی انکار نہین کرسکتے صلح کی تمام خط و کتابت اور معاہدون مین بھی نوشیروان کا ادنے ملازم قیصر کی برابری کرتا تھا آخیر مین یہ قرار پایا کہ قیصر ۳۰ ہزار اشرفی نوشیروان کے خزانہ مین بھیجے یہ امر اسواسطے نہ تھا کہ نوشیروان اسقدر مال کی پروا کرتا ہو بلکہ اس خیال سے کہ قیصر کو اپنے باجگذارون مین شمار کرے دوسری لڑائیون مین جو قیصرونکے ساتھ ہوئین نوشیروان اگرچہ ضعیف العمر اور اسّی برس کا بوڑھا ہوگیا تھا مگر ہمت جوان تھی خود لشکر لیکر گیا اور باوجود شکست چند مرتبہ کے آخیر مین فتح کامل پاکر شہر دارا کو اپنے تصرف مین لایا اور ملک شام کو تباہ و برباد کر ڈالا اسکی عملداری ہر قسم طرف کو بڑھ گئی تھی ماوراء النہر مین فرغانہ تک اور وہان سے پنجاب تک حکم چلتا تھا اور کچھ سرسبز حصہ ہندوستان اور عربستان کے بھی اوس کی سلطنت عظیم ایران مین شامل تھی - ۱۲ مولف

کہ یکایک اوس کی طبیعت ایسی سخت بیمار ہو گئی کہ بدمعاشون نے اوس کے مرنے کی خبر اوڑا دی اوس کا بیٹا نوشزاد جو ایک عیسائی عورت کے بطن سے تہا اور نوشیروان اوس کو اس جرم مین کہ اوسنے زردشت کا مذہب چہوڑ کر عیسائی دین اختیار کیا تہا ہمیشہ شہر جندشاپور مین قید رکہتا تہا یہ خبر سنکر قیدیون کی حمایت سے رہا ہو گیا اور روز انتیس ہزار آدمی اوس کے ہم مذہب اوس کے پاس جمع ہو گئے اور اوس نے مذہب کی حمایت سے قیصر کو لکہا کہ میرا باپ مرگیا ہے اور ایران کا تخت آپ کے لیے خالی ہے۔

۱۷ نوشیروان کو جب یہ خبر مداین کے حاکم رام برزین کی تحریر سے معلوم ہوئی تو اوس نے لکہہ بہیجا کہ اوس نالایق کو فہمائش کرو اگر نہ مانے تو تلوار سے جواب دو رام برزین نے نوشزاد پر لشکر کشی کی جب وہ بہی مقابل آیا تو بہت سمہایا کہ دیکہو باپ کے اوپر خروج کرنا مبارک نہین ہوتا ہے تم اس خیال سے درگزرو اور عیسائی مذہب چہوڑ کر دین آبائی مین آجاؤ تو پادشاہ کے بعد یہ سب ملک و مال تمہارا ہے مگر اوس نے ایک نہ سنی اور باپ کی سپاہ سے جنگ کرکے بضرب تیر مارا گیا عیسائیون نے اوسکے مرنے کا بڑا ماتم کیا اور اس کو اوسکی وصیت کے موافق بموجب احکام عیسوی مذہب کے زمین مین گاڑ کر اوس کے اوپر قبر بنا دی۔

۱۸ یہان تو یہ ہوا اور ادہر قیصر نوشزاد کے خط سے تقویت پاکر تخت ایران کی طمع مین قسطنطنیہ سے روانہ ہوا مگر جب نوشیروان اس سے مقابل ہوا تو وہ بہاگا نوشیروان قلعہ شوبد آرایش روم اور قالینوس کو فتح کرتا ہوا اوسکے تعاقب مین قسطنطنیہ تک جا پہنچا قیصر نے تنگ ہوکر پہر مہر اس کو بہیجا اور یہ پیغام دیا کہ حارث کو سیاست کرنے اور عیسو کے مال اور قیدیون کو واپس دلوانے مین مجہے کچہہ عذر نہ تہا لیکن شاہنشاہ ہی نے

ٰ حبیب السیر مین لکہا ہی کہ اوس وقت مین نوشیروان فتح بلاد شام مین مصروف تہا اور بالکل تندرست تہا اوس کی بیماری کی خبر غلط واقع ہوئی۔

جلدی کر کے ان کاموں کی فرصت مجھ کو نہ دی نوشیروان نے فرمایا کہ میں اب اس شرط سے صلح کرتا ہوں کہ میں نے جو جو شہر اور قلعہ جات فتح کیے ہیں ادن کو واپس نہیں دوں گا مہر اس نے منظور کیا اور فیما بین صلح ہو گئی اس صلح کے ذریعہ سے جزیرہ بادیہ حجاز طائف بحرین۔ یمامہ عمان شام اور کنارہ فرات کے علاقہ جات نوشیروان کی قلمرو میں اضافہ ہوئے۔

۱۹- ابو حنیفہ دینوری نے لکھا ہے کہ نوشیروان نے بعد رفع شر نوش زاد[لہ] کے ہندوستان میں فوج بھیجی تھی وہ سراندیپ تک فتح کرتی ہوئی چلی گئی اور ہندوستان کے راجوں[لہ] نے نوشیروان کی اطاعت قبول کی۔

۲۰- نوشیروان اگرچہ زردشت کا مذہب رکھتا تھا مگر متعصب نہ تھا یہانتک کہ ہر مذہب اور ہر ملک کے لوگوں کے ساتھ بے تکلف ملتا تھا اور ان کی باتیں سنتا تھا اوس کی مصاحبت میں ہمیشہ حکیم پنڈت نجومی اور دانا لوگ رہتے تھے جن میں حکیم بزرجمہر ایسا عالم اور فاضل تھا کہ مثل اوس کے ابتک کوئی عاقل اور دانا پیدا نہیں ہوا ہے وہ جمیع فنون حکمت میں دستگاہ کافی رکھتا تھا خصوص طب اور نجوم میں اور تعبیر خواب کا علم تو اسکو

لہ اکثر تواریخ میں لکھا ہے کہ نوش زاد کی اولاد ہندوستان میں آکر پناہ گزین ہوگئی تھی اور اُس سے اودے پور کے رانہ پیدا ہوئے مگر یہ بات میرے خیال میں نہیں آتی کیونکہ اگر ایسا ہی ہوا ہوتا تو کل فارسی لوگ جو ابتک ہندوستان میں ہیں ہندوؤں میں ملجاتے اسقدر مغایرت جو اون دونوں میں ہے نہیں رہتی بعض یوں کہتے ہیں کہ نوشیروان کی ایک دختر ہندوستان کے راجہ کو بیاہی تھی جو قیصر روم کی بیٹی سے تھی اور اوس سے پوتے ہوئے اور اوس کی نسل سے ہیں بساط الغنایم۔ تاریخ راجستان۔ ماثر الامرا۔

لہ ناسخ التواریخ میں لکھا ہے کہ نوشیروان نے عمرو بن ہند والی حیرہ اور شیروی بہرام کو پرتاب چند والی ہندوستان کے مطیع کرنے کا حکم دیا چنانچہ عمرو تو دریا کے راستہ سے سراندیپ میں آیا اور اوس نے وہ ملک لے لیا اور شیروی بہرام کشمیر و پنجاب وغیرہ کی راہ سے ہندوستان میں داخل ہوا پرتاب چند نے دو طرف سے ملک کو

ایسا تہا کہ یہ سب عروج اور فروغ اوس کو اوسی کی وجہ سے ہوا تہا مختصر بیان اوسکا یہ ہے۔

۲۱- ایک رات نوشیروان نے یہ خواب دیکہا کہ اوس کے محل مین ایک سور آتا ہے اور اُس کے پیالہ سے شراب پیتا ہے جب اوس کی تعبیر کسی موبد سے بیان نہو سکی تو نوشیروان نے بہت سے موبدون کو دو دو ہزار درم دیکر بدین حکم اطراف عالم مین روانہ کیا کہ جو اس خواب کی تعبیر معلوم کرکے آئیگا مین اوس کو اور بہی بہت کچہ دونگا۔ ان مین سے ایک موبد شہر مرو مین گیا اور ایک موبد کو دیکہا کہ لڑکون کو اُستا[1] اور زندکا سبق پڑہا رہا ہے اوس نے اوس سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچہی اوس نے کہا کہ مین تو بجز اس کے اور کچہ نہین جانتا کہ ان لڑکون کو زند کا سبق پڑہا دیتا ہون مگر بزرجمہر[2] جو اون طالبعلمون مین تہا خواب سنکر بول اوٹہا کہ مین اسکی تعبیر کہہ سکتا ہون لیکن بادشاہ کے مواجہہ مین کہونگا موبد نے اوس کو زاد راہ دیکر ہمراہ لیا راستہ مین ایک ندی ملی جسکے

آندو دیکہہ کر ہزار من عود ہندی اور خضاب ہندی جس سے بالون کی جڑ ایسی سیاہ ہو جاتی تہی کہ پہر سفید نہین ہوتی تہی۔ اور سانپ کے چمڑہ کا ایک فرش جسپر سو آدمی بیٹہ سکتے تہے اور ایک مرصع جام سرخ یاقوت کا جسکے دایرہ کا قطر ایک شبر (ہالشت) تہا اور ایک لونڈی جو سات شبر (یعنے بالشت) لمبی تہی اور جس کے پلک گالون پر پڑتے تہے نوشیروان کے پاس بہیکر آئندہ کیلئے ہر سال پچاس ہاتہی اور دو لاکہ چوب ساج دینے کا اور ساحل دریا عمان کے اون علاقہ جات کا جو بہرام گور نے ایران مین شامل کرلئے تہے چہوڑ دینے کا وعدہ کیا۔

[1] آستا اور زند فارسیون کی دو مذہبی کتابین ہین جن کو وہ آسمانی اور الہامی کتب تصور کرتے ہین۔ زند اصل کتاب ہے اور استا اوسکی شرح ہے [2] ناسخ التواریخ مین لکہا ہے کہ بزرجمہر سوخرا کا بیٹا تہا جسکی نسل طوس بن نوذر سے ملتی تہی اور نیز یہ سوخرا قباد کے وقت مین بڑا امیر تہا اور بزرجمہر بہی اوایل مین چند سال نوشیروان کا ندیم رہا اور پہر بہبود وزیر کی عداوت سے یہ منصب چہوڑ کر مرو مین چلا گیا اور وہان اوس کو بادشاہ کے خواب کی تعبیر کہکر پہر وزیر ہونے کا موقع ملا۔

کنارہ درختون کا سایہ اور ایک اچھی فضا تھی بزرجمہر گھوڑے سے اوتر کر وہان سو
گیا کچھہ دیر بعد ایک سانپ آیا اور بزرجمہر کا پاؤن چوم کر درخت پر چڑھ گیا یہ ماجرا
دیکھہ کر موبد کو بڑا تعجب ہوا اور اُس نے پادشاہ کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا
پادشاہ نے بزرجمہر کو روبرو بلواکر خواب کی تعبیر پوچھی اوسنے عرض کیا کہ آپ کے محل مین ایک
جوان آدمی زنانہ لباس مین رہتا ہے نوشیروان اوسی وقت حرم سرا مین گیا اور
اوس نے ایک ایک عورت کو برہنہ کر کے دیکھا تو ایک حجرہ مین جہان ستر عورتین
تھین ایک جوان مرد نکلا یہ شخص والی چاچ کا غلام تھا جو ہمیشہ اوسکی دختر منکوحہ نوشیروان
کے ساتھہ رہتا تھا نوشیروان نے اوس سے پوچھا کہ یہ کون ہے اوس نے کہا کہ میرا
بھائی ہے پادشاہ نے فرمایا بھائی ہی تو تو نے اس کو زنانہ لباس مین کیون چھپایا ہی
اوس نے جواب دیا کہ پادشاہ کے خوف سے مگر پادشاہ نے یہ عذر قبول نہ کیا اور
دونو کو مرواڈالا اس تعبیر کے صادق ہونے سے بزرجمہر کے علم اور حکمت کا اثر نوشیروان
کے دل مین یہان تک ہوا کہ اوسنے فوراً اوسکو اپنے وزیرون اور حکیمون کا افسر
کر دیا اور اوس کی رائے اور تدبیرون کی یہان تک قدر کی کہ کوئی کام بغیر اوسکے
صلاح کے نہین کرتا تھا اور اُسکی درگاہ کے سب حکیم اور موبد بزرجمہر کی ایسی عزت
کرتے تھے کہ جیسے کوئی اپنے اُستاد کی کرتا ہے۔

۲۲۔ اس عرصہ مین خاقان[1] چین کا تحفہ جو اوس نے نوشیروان کو بھیجا تہا توران کے بادشاہ
غاتقر نامی نے کہ جسکا پایہ تخت اوسوقت شہر ہیتیال تہا لوٹ لیا اور اوس کے آدمیون کو
مار ڈالا خاقان جسکی عملداری دریاے جیحون تک تھی یہ خبر سنکر ہیتیال پر چڑھ آیا اور غاتقر
کو شکست دیکر اوس نے شہر چاچ[2] مین چہاونی ڈالی اور اپنے زور کے گھمنڈ اور فتح مندی

[1] ناسخ التواریخ مین خاقان کا نام سوسندی لکھا ہے [2] چاچ کی کمان اگلے زمانہ مین مشہور تھی ست کاشغر
کو اب جرجان اور جرجانیہ بھی کہتے ہین۔

کی خوشی مین ایران پر لشکرکشی کا ارادہ کیا نوشیروان سنے جو یہ ماجرا سُنا تو اوس کو تحمل کی تاب
نہ تہی فوراً لشکر جمع کر کے خاقان کے مقابلہ کو روانہ ہوا جب گرگان مین پہونچا تو فغفور
نے اوس کی اور اوس کی ٹکی فوج کے رعب سے بو بر وع روتم۔ سند گیلان اور بلوچستان
سے آئی تھی ڈر کر صلح کے باب مین خریطہ لکہا جسکا مضمون یہ تہا کہ مین تو غاتقر کو اوسکی
زیادتی کی سزا دینے کو آیا تہا جو اوس نے میرے ایلچیون پر کی تھی جن کو مینے آپکے پاس معہ
تحایف بہیجا تہا۔ غرضکہ نوشیروان نے بھی صلح منظور کی اور خاقان کے ایلچیون کو فایز المرام
رخصت کیا خاقان نے جواون کی زبانی نوشیروان کے جاہ و حشم اور اوس کے فروشکوہ
کا احوال سنا تو ایسے زبردست پادشاہ کی قرابت کو غنیمت سمجھ کر اپنی دختر اوس کے لئے
بہیجی اور توران سے کوچ کر کے چین کو چلا گیا نوشیروان نے اُس لطیفہ غیبی کی بہت خوشی کی
کہ خاقان چین کی دختر بھی اوس کے عقد مین آگئی اور کل ترکستان بھی اوس کا مطیع ہو گیا۔
۲۳ - ناسخ التواریخ مین یہ حال یون لکھا ہے کہ ہیاطلہ (ہتیال) کا پادشاہ اخسران تہا
اوس کے اور نوشیروان کے درمیان موروثی عداوت چلی آتی تھی کیونکہ نوشیروان کے
دادا فیروز کو ہیاطلہ کے پادشاہ خوشنواز نے لڑائی مین مار ڈالا تہا جب خاقان چین کا
تحفہ ہیاطلہ کی راہ سے ایران کو جانے لگا تو اخسران نے ان دونون شاہنشاہون مین
اتحاد ہو جانیکا نتیجہ اپنے حق مین برا دیکھ کر اوس کو لوٹ لینا چاہا یہ خبر سنکر خاقان چڑہ آیا
اور اُس نے اخسران کے سپہ سالار غاتقر کو جو بخارا مین مقابلہ کے لئے گیا تہا بھگا دیا اور
ایران کے فتح کرنے کے خیال سے شہر سغد مین قیام کیا مگر بزرگان چین نے اوس کو نوشیروان
کے دبدبہ سے ڈرایا تب اوس نے اشیاے مفصلہ ذیل نوشیروان کی خدمت مین بہیجکر عذر
کیا۔

(۱) سونے کا ایک مرصع سوار جسکے گھوڑے کی آنکھین سرخ یاقوت کی تہین۔
(۲) ایک تلوار جواہرات کے مرصع میان کی

(۳) زمرد کا تخت

(۴) لاجورد سے چہاپا ہوا حریر

(۵) نوشیروان کی تصویر مع تاج جلو اور محل کے زر سے بنی ہوئی

(۶) ایک چہوکری جو اپنے سر کے لمبے لمبے بالون مین چہپ جاتی تھی[۱]

یہ تحایف نوشیروان کے پاس گرگان مین پہونچے اور اوس نے اپنی اور اپنی فوج کی مشاق فنون جنگ خاقان کے ایلچیون کو دکہلا کر خاقان کو خط لکھا کہ تو نے جو ہیاطلہ پر فتح پانیکا حال لکھا ہے سو خوب ہوا کہ وہ لوگ اپنی سزا کو پہونچے دویم جو تو نے اپنے خزانہ اور لشکر کا حال لکھا تو شاید تو ہمارے ملک اور لشکر سے ناواقف ہی حبکا حال تجکو اب معلوم ہوجائیگا سویم یہ لکھا کہ ہم سے خویشی کرنے کا ارادہ ہے مگر جس شخص کا ایسا ارادہ ہوتا ہے وہ اپنی فوج اور ملک کا ذکر بہت کم کرتا ہے جب یہ تحریر خاقان کے پاس پہونچی اور اوس کے سفیرون نے نوشیروان کی جنگی طاقت کا حال بیان کیا کہ آج کوئی اوسکا مقابل نہین ہے تو خاقان نے اپنی دختر کا پیغام بہیجا نوشیروان نے مہران اوستاد کو خاقان کے پاس اس کام کی لئے روانہ کیا اوس نے خاقان کی بیٹیون مین سے قاقم کو پسند کیا جس کا نسب مان کی طرف سے بھی بادشاہون مین ملتا تہا خاقان[۲] نے ایک سو اونٹ دیبائے چینی کے اور

[۱] سرجان مالکم آیئنہ اور خاقان چین کے تحایف کو بہت مبالغہ آمیز بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ میرخوانہ اور دوسرے ایرانی مورخ ان مبالغہ آمیز حالات کو بہت خوشی سے بیان کرتے ہین - ۱۲ مولف

[۲] نوشیروان کا جانشین بیٹا بقول ناسخ التواریخ اس لڑکی سے تہا اور عماد السعادت مین لکھا ہے کہ وہ ایک ایک شریف فارسی کی دختر سے پیدا ہوا تھا - ۱۲

[۳] واضح ہو کہ جیسے چین کی تواریخ مین رستم کے جانے اور خاقان چین کو شکست دینے اور مہراسپ کے چین سے خراج لینے اور سکندر کے غالب ہونے اور مثل اس کے اور سلاطین ایران کی فتح یابیون کا ذکر نہین ہی ویسے ہی نوشیروان اور خاقان چین مین بگاڑ اور صلح ہونے کا ذکر کہین نہین آیا البتہ لکھا ہے کہ نوشیروان نے

اور تین سو کنیزک بطور جہیز دے کر لڑکی کو ایک جواہر کے تخت پر جو تمام آراستہ ایک سو آدمیون کے کاندہے پر چلا آتا تھا سوانہ کیا بزرگان ایران پیشوائے کر کے نچھاور ین کرتے ہوئے اوس کو نوشیروان کے پاس لیگئے بعدہ ایکطرف سے نوشیروان نے اور دوسری طرف سے خاقان

جیحون کے پار اوتر کر فرغانہ تک قبضہ کر لیا تہا اور تاتار کی ایک بڑے گروہ کی آزادی ختم کر دی تھی چیمس کار کرن جسنے چینی تاریخون کی خوب چھان بین کی ہے کہتا ہے کہ چین کا لفظ جہان شاہ نامہ یا عجمی تاریخون مین ملے تو اوسکو چین اور ختا نہ سمجھین بلکہ اون ملکون کو تصور کرین جو ترکستان کے مشرق اور گوشہ شمال و مشرق مین ختا کی سرحد پہ واقع ہین جہان تاتار کی قومین رہتی تہین جو کہ یہ قومین ہمیشہ ایران پر حملہ کرتی تہین اسلئے ایرانی بادشاہون کا اون سے مقابلہ ومجادلہ ہوا کرتا تہا اور جب کوئی بڑا سردار یہان کا اون کے پنجہ مین گرفتار ہوتا تہا تو اوس کو خاقان چین کہکر اوس ماجرے کو لکھتے تہے اسیطرح سکندر بادشاہ کے حملہ کو جو اوس نے ترکستان کے بادشاہ قیدنامی پر کیا تہا۔ فارسی مورخ خاقان چین سے منسوب کرتے ہین حالانکہ سکندر ترکستان سے آگے نہین بڑہا تہا یونانی مورخ اس پر اتفاق رکھتے ہین اس صورت مین نوشیروان کی تواریخ مین خاقان چین کی جگہ یہہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ کوئی سردار قوم تاتار کا تہا جو اوسوقت ختا اور ترکستان کے درمیان رہتی تھی دوسرے خاقان لقب تاتار اور ترکون کے بادشاہون کا تہا جو قاآن کا معرب معلوم ہوتا ہے نہ چین اور ختا کے فرمانروا کون کا جو بخطاب فغفور ملقب ہین چین کی تواریخ مین کہین اون کو خاقان کرکے نہین لکھا ہے فغفور اصل مین بگپور ہے یعنی خدا کا بیٹا۔ چونکہ واسطے رفع نگرانی شایقین اخبار پشینہ کے نوشیروان کے ہمعصر فغفورون کی مختصر تاریخ لکھنا ضرور ہے تاکہ اون کا رہا سہا شک اور شبہہ بھی جاتا رہے اس لئے جاننا چاہیئے کہ جب نوشیروان تخت ایران پر بیٹھا تہا اوسوقت ملک ختا دو حصون مین منقسم تہا جو شمالی اور جنوبی کہلاتے تھے شمالی حصہ مین قوم تاتار حکومت کرتی تہی جو عرصہ قلیل سے قابض ہوگئی تھی ان لوگون اور ایران کے بادشاہون مین اکثر اوقات خط وکتابت رہتی تہی دوسرا حصہ اصلی مالکون کے تخت مین تہا جو فغفور کہلاتے تھے۔ اور عجب نہین کہ شمالی حصہ کے بادشاہ خاقان کا لقب رکھتے ہون مگر اون کی تواریخ مین بہی کوئی واقعہ متعلق لڑکی نوشیروان کے نہین پایا جاتا اور جنوبی حصہ مین اتنے فغفور نوشیروان کے معاصر ہوئے۔ اول ۔ ڈی انگ

نے ہیاطلہ پرحملہ کیا وہان والون نے متواتر شکستین کہائین اور غاتفر نے اخسران کو قید کر کے نوشیروان کے پاس بہجدیا اور فغانی نام کو جو بہرام گور کی نسل سے تہا وہان حاکم کیا اس فتح وظفر اور تغیر و تبدل سے ہیاطلہ اور طخارستان اور ترکستان کا ملک نوشیروان کے قبضہ مین اگیا اور اینال باقومی خان ملک ترکستان نے چار ہزار نافے مشک کی اور ایک سو سنہری جوشن تبت کے بہیجکر اظہار عقیدت کیا پہر شاہنشاہ گرگان سے کوچ کرکے ممالک محروسہ مین دورہ کرتا ہوا آذر آبادگان مین پہونچا اور وہان کے مشہور آتشکدہ اور قیصر روم کے بہیجے ہوئے سہ سالہ خراج کو دیکہکر مداین مین آگیا۔ کہتے ہین کہ اس دورہ مین اوس نے تمام ملک سرسبز اور آباد پایا اور کہین ظلم وستم اور ویرانی کا نشان نہین دیکہا ایران کے مورخ اس آسایش اور ترقی کو اوس کی عدالت اور نیک نیتی سے منسوب کرتے ہین۔

او ڈی جو ۵۴۵ء مین تخت نشین ہوا تہا اور ۵۴۹ء مین مرگیا لکہا ہے کہ اُسکے عہد مین۔ ایران کا سفیر معہ تحفے کے آیا تہا جو کہ ایران کے بادشاہ کا نام نہین لکہا ہے اس لئے قطعی نہین کہہ سکتے کہ وہ سفیر قباد کا تہا یا نوشیروان کا۔ دوئم کین وانگ ٹی۔ سوئم ین ٹی جو ۵۵۲ء مین فغفور ہوا چہارم کین ٹی پنجم شن یہ کین ٹی کا وزیر اعظم تہا مگر ۵۵۷ء مین اوس کو معزول کر کے تخت فغفوری پر بیٹہ گیا ششم ین ٹی۔ ولد جو ۵۵۹ء مین وسادہ آرا ہوا ہفتم پی شن۔ ہشتم چین ین ہم تی ین ٹی جو نوشیروان کی وفات سے تین برس بعد ۵۸۱ء تک زندہ رہا نہین معلوم مولف ناسخ التواریخ نے انمین سے کسکو سوسندی لکہا ہے اور یہ بات کسقدر عجیب وغریب ہے کہ نوشیروان کے جیتے جی فغفورون کی نوبتین گزر گئین اور بڑے بڑے انقلاب رونما ہوئے مگر اون کی تواریخ مین بجز آمد سفیر ایران کے اور کوئی ایسا واقعہ نہین کہ جس سے عجمی مورخون کی تحریر متعلقہ چین کی تصدیق ہو پس اسبارہ مین جیس کار کرن کی رائے تسلیم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ معلوم نہین ہوتا ہے۔

۲۴- نوشیروان کی تاریخ مین یہہ بھی لکھا ہے کہ ہندوستان کے پادشاہ نے جس کا پایہ تخت قنوج تہا نوشیروان کے پاس شطرنج بہیجی اور یہ درخواست کی کہ آپکے موبدون سے جو کوئی اس کھیل مین بازی لے جائیگا تو مین بدستور خراج بہیجا کرونگا ورنہ آپ سے جزیہ لونگا نوشیروان نے ایلچی سے کہا کہ اس کا جواب سات روز بعد دینگے اس میعاد مین ایران کے سب عقلمندون نے ایک خاص مکان مین جمع ہو کر شطرنج مین بہت ہی کچھ فکر کی مگر کچھہ عقدہ نہین کھلا تب بزرجمہر شطرنج کو اپنے گھر لے گیا اور ایک دن اور ایک رات کے عوض مین مہرون کے اعتبار پر اون کی چالین معلوم کیکے پادشاہ کے پاس گیا اور اوس کو اس مژدہ سے مسرت اندوز کیا بعضے یون کہتے ہین کہ جب شطرنج کی کوئی چال کسی کے خیال مین نہ آئی - تو بزرجمہر نے پادشاہ ہند کے ایلچی سے کہا کہ اچہا تم ایک بازی کہیل کر ہم کو مہرون کی چال بتاؤ ایلچی نے یہہ سمجہہ کر کہ شطرنج ایسی سہل نہین ہے کہ ایک دفعہ کے بتانے مین آجائیگی اوس کے ساتہ کھیلنا شروع کیا بزرجمہر نے اوس کی پیروی اختیار کی کہ جو چال وہ چلتا تہا وہی یہ چلتا تہا آخر بازی کے تمام ہونے پر برابر ہوئی اور بزرجمہر نے اوس کی چالون اور مات کرنے کی ترکیب کو خوبی سمجہہ لیا - خیر اسیہ دوسری ہی بازی مین اوس کو مات کیا پادشاہ یہ تماشا دیکہہ کر بہت خوش ہوا اور بزرجمہر کو اس قدر مال اور متاع دیا کہ جو اوس کے توقع سے زیادہ تہا اور شطرنج کو نہایت پسند کیا تب بزرجمہر نے شطرنج کی تقلید پر تختہ نرد بنایا اور پادشاہ کی طرف سے والی ہند کے پاس لے گیا اور اوس کے دربار مین باریاب ہو کر بولا کہ پادشاہ نے دو ہزار اونٹ محمولہ نقد و جنس بہیج کر یہ پیغام دیا ہے کہ جو تم اس تختہ نرد کی چال نکالو گے تو منصب سلطانی تمہاری نذر رہے ورنہ اسی قدر اور تم کو دینا پڑیگا کہتے ہین کہ پادشاہ ہند اور اوس کے ندیمون نے اوس تختہ مین بہت عقل دوڑائی

مگر کچھہ نہ کر سکے اور اس قابلی مین دوسو اونٹ محمولہ نفائیس معہ یکسالہ خراج پیشگی نوشیروان کے پاس بہیجنے پڑے۔

۲۵ کتاب کلیلہ دمنہ بہی اوسی وقت مین ہند سے ایران کو گئی ہے اس کا حال اس طرح پر ہے کہ نوشیروان کے دربار مین ایک طبیب تہا جسکو برزوی برزشک کہتے تھے ایک دن اوس نے نوشیروان سے کہا کہ مینے ہندون کی تواریخ مین دیکہا ہے کہ ہندوستان کے پہاڑون مین ایک چمکنے والی گہانس ہوتی ہے جس سے مردہ جی اوٹہتا ہے اگر حکم ہو تو مین وہان جاکر اوس گہاس کو تلاش کرون ۔ نوشیروان نے اوس کو ایک خریطہ اور تین سو اونٹ محمولہ تحایف ایران حوالہ کر کے رخصت کیا وہ قنوج مین آیا اور پادشاہ ہند کو خریطہ دیکر وہ تحایف پیش کئے اور اپنے آنے کا سبب بیان کیا پادشاہ نے اپنے معتمدون کو اوس کے ہمراہ کر دیا وہ اُن کو ساتھ لیکر کوہستان مین گیا اور وہان کے نباتات کا پتا پتا دیکہہ مارا کہین اوس دوا کا پتہ نہین لگا تب وہ بیدل ہو کر کہنے لگا کہ اگلے لوگ عجب جہوٹے تھے جنہون نے تواریخ مین ایک فرضی دوا کی تعریف لکہہ کر مجہہ کو ناحق دق کیا اور اب مین اپنے بادشاہ سے اسقدر شرمندہ ہون کہ "نہ روے رفتن نہ رائی ماندن" یہ سنکر ہمراہی پنڈتون نے

---

۱ جیسے یہ بات خیال مین نہین آتی کہ شطرنج کو دیکھے اور سیکھے بغیر کوئی کھیل کے ویسے ہی تختہ نرد کھیل سکے اور اگر یہ بات سچ ہے کہ تختہ نرد کو بزرجمہر نے شطرنج کے جواب مین نکالا ہے تو اُس سے کوئی بڑی دانائی عقلمندی کی ثابت نہین ہوتی کیونکہ اوس کو تو یہ چاہئیے تہا کہ وہ کوئی کھیل شطرنج سے بڑھکر عجیب نکالتا شطرنج کے آگے تختہ نرد کی کچہہ بھی حقیقت نہین ہے اور نہ اوس نے شطرنج کے برابر شہرت اور قبولیت پائی تختہ نرد کا کھیل ہندوستان مین اکثر کشمیری لوگ کھیلا کرتے ہین۔

۲ اکثر کتب تواریخ فارسی مین پادشاہ ہند کا نام پرتاب چند لکھا ہے اور فرشتہ اوس کے اوپر لفظ سیسودیہ اور بڑھاتا ہے سیسودیہ کے لقب سے تمام ہندوستان مین صرف ایک ہی خاندان راجپوتوں کا ہے

صاحب ... ۶ ... [illegible]

کہا کہ ہمارے یہان ایک پرانا آدمی ہے جو اگلے حالات کو بخوبی جانتا ہے تم اوس کے پاس چلو وہ تمہاری مشکل آسان کر دیگا بزرجمہر اوس کے پاس گیا اور بولا کہ مین ایران سے اوس دوا کی تلاش کو آیا تہا کہ جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور وہ باوجود تلاش عظیم کے مجہکو میسر نہین ہوئی معلوم نہین کہ اگلے لوگون نے کیا سمجہ کر ایسا لکہا ہی اوس نے کہا کہ اس بات کا مطلب یہ نہین ہے کہ جو تم سمجہے ہو بلکہ یہان پہاڑ سے مراد عقل ہے اور گہاس سے مراد عقل کی بات ہے اور مردہ سے مقصود جاہل جس کے حق مین عقل مثل جان کے ہے اور جاہل کو عقل ایک کتاب سے آسکتی ہی جو بنام کلیلہ و دمنہ پادشاہ کے خزانہ مین ہے۔

تم جو مردہ کو زندہ کرنے والی گہاس ڈہونڈتے پہرتے ہو وہ یہی کتاب ہی۔ برزویہ سن کہ پادشاہ کے پاس گیا اور اُس سے کلیلہ دمنہ کی درخواست کی پادشاہ نے فرمایا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ آج تک کسی کو نہین دکہلائی گئی ہے مگر چونکہ نوشیروان کی خاطر عزیز ہے اس لئے تم کو دکہلا دین گے لیکن تم اس کو نہین دیکہہ لینا برزو کا حافظہ ایسا قوی تہا کہ وہ دن بہر مین جسقدر مضمون اوس کتاب کا ہند کے وزیر سے سنتا تہا

چونکہ بالفعل ملک میواڑ مین حکمران ہے اور یہ لقب اوس کا بہت پرانا نہین ہے اور نہ اوسکا راج کبہی قنوج مین ہوا ہے نوشیروان کے زمانہ سے تقریباً سات سو برس بعد میواڑ کے اول راجپت کے موضع سیسودیہ مین رہنے سے سیسودیہ خطاب اوس کی اولاد کا ہوا ہے جبکہ اگر کوئی راجہ قنوج کا ہوگا تو وہ دوسری قوم سے ہوگا اوسکا خطاب سیسودیہ پچہلے مورخون نے ناواقفی سے لکہدیا ہے مگر قنوج کے قدیم راجون کے کتبہ جات سے راجہ پربہاکر بردہن نوشیروان کا ہمعصر معلوم ہوتا ہے جسکا زمانہ کرنیل کننگہام صاحب سنہ ۵۸۰ء سے سنہ ۶۰۰ء تک قایم کرتے ہین دیکہو ایشیاٹک سوسٹیٹی کا جنرل نمبر ۳ سنہ ۱۸۴۸ع ۵ صحیح نام کرٹک دمنک ہے۔

بات کو وہ سب زبان وسنی مین لکھ کر خفیہ نوشیروان کے پاس بہیجدیتا تہا اس ترکیب سے اوس نے سب کتاب کا ترجمہ نوشیروان کے پاس بہیجدیا نوشیروان اوس کو دیکھکر بدرجہ غایت خوش ہوا اور اوس نے برزویہ کو اوسکی درخواست کے موافق انعام دیکر اوس کتاب کو بزرجمہر سے پہلوی زبان مین لکھوایا بعدہٗ اوس کا ترجمہ عربی مین ہوا پہر فارسی مین لکھی گئی پہر رودکی شاعر نے اوس کو نظم کیا بعد ازان اور بہت ترجمے اوسکے مختلف زبانون مین ہوئے چنانچہ اب اوسکی ہیئت اس قدر بدل گئی ہے کہ یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسی ہندی کتاب کا ترجمہ ہے

بزرجمہر کا زوال اور پہر اوس کا عروج

۲۷ - دنیا مین یہ رسم قدیم سے چلی آتی ہے کہ ہمیشہ کسی کی نہین بنی رہتی ہے کمال کو آخر زوال ہوتا ہے مطابق اس کے بزرجمہر کا حال ہوا کہ ایک دم مین مسند اقبال سے گر کر بند نکال مین گرفتار ہو گیا تشریح اوس کی یہ ہے کہ وہ ایک دن بادشاہ کے ہمراہ شکار کو گیا تہا اور جب بادشاہ دوڑ دہوپ کی تکلیف سے تہک کر ایک ندی کے کنارہ پر درختون کے سایہ مین سو گیا تو بزرجمہر اوس کے سرہانے بیٹہا تہا کہ کچہ دیر بعد ایک مرغ آیا اور بادشاہ کے جوشن کے موتیون کو چگ کر اوڑ گیا یہ جوشن اوس کے بازو سے نکل کر زمین پر پڑا ہوا تہا بزرجمہر یہ ماجرا دیکھ کر بہت حیران ہوا اتنے مین نوشیروان اوٹھ بیٹھا اور جوشن کا حال پوچھنے لگا مگر بزرجمہر خوف کے مارے کچہ جواب نہ دے سکا تب بادشاہ نے اوس کو چور سمجھکر قید کر دیا بزرجمہر نے قید مین ایسا صدمہ اوٹھایا کہ اوس کی آنکہین اندہی ہو گئین اور ایک عرصہ تک وہان پڑا رہا جب اوس کی تقدیر پلٹی تو قیصر روم کا ایلچی ایک مقفل صندوق لیکر آیا اور نوشیروان سے بولا کہ آپ کے ہان دنیا بہ

کے عقلمند سوچ دیں لیکن جو اس مقفل صندوق کی چیز نہیں بتلائی گئی تو قیصر آئندہ آپ کو خراج نہیں دیسکیگا۔ نوشیروان نے ایک ہفتہ کی مہلت لیکر اپنے موبدون سے کہا کہ علم کے زور سے معلوم کرو کہ اس مین کیا ہے مگر یہ بات کسی سے نہیں بتائی گئی تو نوشیروان نے بزرجمہر کو بلایا۔ اور جب وہ زندان سے روانہ ہوا تو اپنے ایک ہمراہی سے بولا کہ جو کوئی میرے سامنے آوے تو مجھ سے کہدینا اول ایک عورت ملی جس سے بزرجمہر نے پوچھا کہ تیرے خاوند ہے یا نہیں اوس نے کہا کہ خاوند بھی ہے ایک لڑکا بھی ہے دوسری مرتبہ پھر ایک عورت سامنے آئی جسکا شوہر تو تھا مگر کوئی بچہ نہیں تھا تیسری دفعہ بھی عورت ہی ملی جو کنواری تھی بزرجمہر ان شگونوں کو دیکھ کر بادشاہ کے پاس گیا اور بادشاہ روم کے ایلچی سے وہ صندوق اوٹھا کر بین دیکر پوچھا کہ بتاؤ اسمین کیا ہے اوس نے بیساختہ کہدیا کہ اسمین تین موتی ہین ایک تو اون مین سے ایک سفتہ ہے اور ایک نیم سفتہ اور تیسرا ناسفتہ نوشیروان نے جو اوس کو کھولا تو ویسے ہی تینون موتی نکلے یہ تماشا دیکھکر سب محفل دنگ ہوگئی اور ایلچی نے بزرجمہر کی دانائی عقل پر بہت آفرین کی۔

۲۷۔ کچھ عرصہ کے بعد قیصر مرگیا نوشیروان نے اوس کا بہت غم کیا اور اسکے بیٹے کو تعزیت کا خط لکھا جو کہ اوسمین قیصر کا القاب وجہ مساوی سے کچھ کم تھا اس لئے اوس نے بہت برا مانا اور خط کو ایک طرف پھینک دیا اور ایلچی کی بھی کچھ خاطر نہ کی اس زمانہ میں تنازع تھی نوشیروان بہت چڑا اور اوسنے گوشمالی قیصر کے مدائن سے روانہ ہوا شہر حلب اور قلعہ سفیلا پر قبضہ کیا وہان قیصر سے لڑائی ہوئی گو نوشیروان کو فتح [illegible] اور [illegible] ہزار [illegible] نے اونکو [illegible] مگر [illegible] پر حملہ [illegible] آپنے لشکر روم نے [illegible] خندق کھود کر [illegible] لگے خرمہر نے نوشیروان سے عرض کیا کہ خداوند

اس قیصر کا نام جسٹینین ثانی تھا جو سنہ [illegible] ء میں تخت نشین ہوا تھا۔

بہت کم رہ گیا ہے پادشاہ نے بزرجمہر کو حکم دیا کہ ماژندران کے خزانہ سے روپیہ لاؤ
بزرجمہر بولا کہ مازندران یہان سے بہت دور ہے اگر حکم ہو تو قرب وجوار کے شہرون
مین سے قرض لے لین پادشاہ نے کہا لے لو وہان سے قریب ایک شہر تہا بزرجمہر
نے اپنے معتمدون کو روانہ کیا جب وہان پہونچکر قرض کے باب مین سوداگرون سے
گفتگو کرنے لگے تو ایک موچی نے پوچہا کہ کتنے درم لوگے اونہون نے کہا کہ چالیس لاکہ
اوس نے کہا مین دونگا اور گہر لیجا کر چالیس لاکہ درم تول دیئے اور یہ درخواست کی
کہ میرا لڑکا پڑہا لکہا ہے پادشاہ اوس کو اپنے دربار مین کوئی عہدہ بخشے تو مین خاوندی
ہے جب خزانہ پادشاہ کے پاس پہونچا تو اوس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میرے عہد
مین ایسی آسودگی ہے کہ ادنے موچی نے مجکو چالیس لاکہ درم قرض دیئے ہین اوس کو
ایک لاکہ درم انعام دونگا مگر جب یہ سنا کہ وہ اپنے بیٹے کے لئے ایسی درخواست کرتا
ہے تو بہت خفا ہوا اور اوس کے سب درم واپس کر دیئے اور کہا کہ جب موچیون کے
بیٹے ہمارے عہدہ دار ہونگے تو اشراف لوگ کیا اون کی جوتیان سیدہی کرینگے
مین کبہی ایسا نہین کرونگا بعد اس جملہ معترضہ کے یہ بیان ہے کہ نوشیروان کی آمد
سے روم مین ہلچل پڑگئی اور چالیس[۱] نامور سردار روم کے تیس تیس ہزار دینار لیکے
نوشیروان کے پاس آئے اور انہون نے قیصر کی ناتجربہ کاری کا عذر کرکے پیتور
خراج دینے کا وعدہ کیا اور علاوہ اون کے دیبائے رومی کے ہزار تہان اور دس
چرم گاو مملو دینار اور دیبا کئے نوشیروان ایک سردار کو واسطے ایصال اشیاء مذکور
کے وہان چہوڑ کر مداین[۲] مین آگیا۔

۲۰ - اس عرصہ مین یمن کا پادشاہ مسروق تہا اوس کے ظلمون کی شکایت نوشیروان

[۱] مولف ناسخ التواریخ نے اس مہم کو اگلی مہم روم سے پہلے لکہا ہے مگر حساب کے رو سے یہ مہم فی الحقیقت
پچہلی ہے اور فردوسی نے پہلے اوسکو اور پیچہے اسکو لکہا ہے۔ [۲] ناسخ التواریخ مین لکہا ہے کہ نوشیروان نے

تک پہونچی نوشیروان نے اوس کو معزول کرکے سیف ذی یزنکو تخت پر بٹھایا جب یمن اسطرح نوشیروان کا مطیع ہوگیا تو اوس نے درمیان کوہستان حبش اور اراضی یمن واقع ساحل بحر کے ایک اور دیوار بنائی۔

۲۹- نوشیروان کے چھہ بیٹے تھے۔ جن مین ہر ایک علم ادب فضل اور دانائی مین شل اپنے باپ کے تہا جب نوشیروان کی عمر ۴۷ برس کی ہوئی تو اوس نے اپنے بڑے بیٹے ہرمز کو ولی عہد کیا مگر قبل اس کے کہ اوس کو ولیعہدی کا خلعت ملے پادشاہ کے حکم سے ایک محفل عالمون اور فاضلون کی جمع ہوئی اور اوس نے بزرجمہر کی سرپرستی مین ہرمز کے علم اور عقل کا امتحان لیا جب اوس نے اون کے سوالات کے معقول جواب دیئے تو سب نے متفق اللفظ ہوکر پادشاہ کے روبرو سفارش کی تب اوس کو ولیعہدی کی سند پادشاہ نے اس مضمون سے لکہ دی کہ قباد کے بیٹے نوشیروان کی طرف سے اوس کے نوجوان فرزند ہرمز کو معلوم ہو کہ مینے اپنے چھوٹون بیٹون سے تجھکو دو وجہہ سے ولیعہدی کیواسطے منتخب کیا ہے اول یہ کہ تو سب مین بڑا ہی دوسرے

صلح منظور کرنے کے شرایط کو بزرجمہر کی رائے پر چھوڑ دیا چنانچہ بزرجمہر نے کہا کہ قیصر ہر سال تیس لاکھ دینار اور دو کروڑ درم اور پانسو رزمہ یعنی بستہ جامہ رومی کے بہیجا کرے اور خود بھی ہنگام طلب حاضر ہوا کرے۔ اس بات کا عہدنامہ لکھا گیا اور دونون پادشاہون کی مہرین ہوکر دونون اپنے اپنے ملک کو چلے گئے

سے مین نے ایک انگریزی تاریخ مین جواب میرے پاس موجود نہین ہے ایسا دیکھا تھا کہ نوشیروان بعینہ کا مغلوب ہوا اور بعد شکست ہاتھی پر چڑھکر ایران کو بہاگا تہا۔

ئے یہ شاہنامہ کی تحریر ہے مگر ناسخ التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ نوشیروان کے چار بیٹے تھے اور دو بیٹیان ہر بیٹون کے نام یہ مین ۔ ہرمز - نوش زاد - مرد نوبہادہ - شیری زاد - انزد انداز - لڑکیون کے نام خود تہنگ اور نیسان تھے۔

یہ کہ امتحان کے وقت تیری فضیلت اور لیاقت موبدون کے نزدیک بخوبی ثابت ہوگئی ہے
میرے باپ نے مجکو اپنی اسّی برس کی عمر مین ولی عہد کیا تہا اسی طرح اب مین ۴۰ برس
کی عمر مین تجکو ولی عہد کرتا ہون مجھے یقین ہے کہ میرے بعد تو میرے عدل اور نیکنامی
کو تازہ رکھیگا اور سوائے راستی و حق پژوہی کے دوسرا شیوہ اختیار نکریگا
موتیبات یاد رکہنے کے قابل ہے کہ جو پادشاہ اپنے عدل اور اخلاق سے رعایا کو خوش
رکھتا ہے وہی ہمیشہ شاد رہتا ہے پہر شاہنشاہ نے اپنے تجہیز اور تکفین کے باب
مین وصیت کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مین مرجاؤن تو میرا شکم چاک کر کے بعد
اخراج تجویف امعا کے اوسمین مشک اذفر اور کافور بہر دینا اور میرا مقبرہ ایسے
موقع پر تعمیر کرانا جہان کر کسی کا گذر نہوا ور نوشیروان میری سپاہ اور میری بارگاہ
کی تصویرین لگا دینا اور میرے مرنیکے بعد خاندان مین دو مہینے تک کوئی خوشی نکرے
۳۱ – ایک برس بعد اس وصیت کے شہنشاہ نے دنیا کو خیرباد کہا اور اپنی نیکنامی
اور منصفی کا ذخیرہ یادگار چھوڑا اوس سے ایک مہینے بعد بزرجمہر نے وفات پائی
اور وہ نیکی اور عدالت کا زمانہ اسطرح گذر گیا یہ واقعہ ۵۳۱ء مطابق ۸۴۲ مین واقع ہوا

نوشیروان کے اوصاف عدل و انصاف

۳۲ – نوشیروان ایشیا کے نیکنام پادشاہون مین سے ہو گذرا ہے اوسکے عدل

تاریخ مالکم مین نوشیروان کی عمر ۸۰ برس کی لکھی ہے۔ ع ۔ شمشیر خانی مین لکھا ہے کہ نوشیروان کی قبر
کے گرد ایک پہاڑ ہے واقع ہے چار سو طلبہ کے بنا کی مٹرنے کرتے تھے جب کوئی آدمی وہان جانا چاہتا
تہا تو وہ فوراً اوس کے اوپر حملہ کرتے تھے بغداد کا خلیفہ مامون رشید جو سنہ ۲۱۸ میں تخت نشین ہوا تہا
اون کی ایک ایسی راہ تبلانے سے اندر گیا کہ اوسپر کسی طرح کا آسیب نہین آیا بعد اوس نے دیکھا کہ
نوشیروان کا لاشہ جڑاؤ تخت پر بیٹھا ہے اور تمام بدن اوس کا درست ہے مگر کپڑے گل گئے ہین

نوشیروان

و اخلاق کے آثار بہت سی کتابوں مین پائے جاتے ہین اور لطف یہ ہے کہ غیر کو مورخون نے بھی اوس کے نام کو عزت کے ساتھ لکھا ہے پھر دل عزیزی اوس کو انصاف کرنے سے حاصل ہوئی تھی اور اس نے سلطان عادل خطاب پایا تھا۔
نوشیروان کے عدل و داد اختیار کرنے اور عادل و منصف مشہور ہونے کی سو باتین کتابون مین بہت کچھ لکھی ہین ازان جملہ کچھ یہان بھی درج کیجاتی ہین۔
مثنوی مخزن اسرار وغیرہ مین لکھا ہے کہ نوشیروان پادشاہ ایک دن بزرجمہر وزیر کو ساتھ لیکر شکار کو گیا رات کو یہ دونون ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے اوپر دو اُلو بولے پادشاہ نے پوچھا یہ کیا کہتے ہین عرض کی کہ ایک اُلو دوسرے سے کہتا ہے کہ مین اپنی بیٹی تیرے بیٹے کو بیاہ دون گا دوسرا کہتا ہے کہ بیس اوجڑ گانو جہیز مین دے تو قبول کرون اوسپر وہ اُلو کہتا ہے کہ جو یہی پادشاہ اور وزیر رہے تو سارا ملک ہی اوجڑ ہو جاے گا پادشاہ یہ سنکر شرمندہ ہوا اور محل مین آکر حکم دیا کہ کل انصاف کیواسطے

خلیفہ نے ایک نئی پوشاک جو مشک وغیرہ سے معطر کی گئی تھی پہنائی اور عادل ہونے کی وجہ سے اوسکے لاش کی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور جو ادہر اودہر دیکھا تو اوسکے زانو کے تلے ایک نوشتہ پایا جس مین یہ لکھا تھا کہ ایک وقت عرب اور عجم کا پادشاہ ہم کو دیکھنے آئیگا جسکی تعظیم ہمارا بیجان جسم نہین کرسکیگا مگر ہم نے اوسکی تعظیم و تواضع کے لئے دخمہ کی فلان کونے مین خزانہ رکھدیا ہے وہ اوسکو لے اور ہم کو معذور رکھے مامون رشید یہ حال معلوم کرکے وہ خزانہ وہان سے لے آیا۔ ایک کتاب مین یون لکھا ہے کہ ایک دن مامون کی مجلس مین یہ ذکر ہوا کہ جو پادشاہ منصف ہوتا ہے قبر کی مٹی اوس کے جسم کو خراب و برباد نہین کرتی ہے مامون نے یہ سنکر کہا کہ نوشیروان بڑا عادل تہا دیکھین اوس کا جسم ثابت ہے یا نہین اور اسی امتحان کے واسطے وہ نوشیروان کے دخمہ مین گیا تہا۔
مثلہ تاریخ مالکم مین لکھا ہے کہ اگر وہ سب حکایتین جو نوشیروان سے نقل ہوئی ہین ذکر کیجاوین تو طوالت ہو جاوے لیکن حق یہ ہے کہ وہ ایشیا کے بزرگترین پادشاہون مین سے تہا گو اوس زمانہ اور اوسکی وضع

بیٹھون گا جس کی جو نالش ہو وہ عرضی لکھ کر فلان خشک حوض مین ڈالدے صبح ہوتے ہوتی
وہ حوض عرضیون سے بہر گیا تہا پادشاہ نے جو عرضی منگوائی تو اول ہی عرضی ایک
بڑہیا کی آئی جس مین لکھا تہا کہ میرے بیٹے کو ایک شاہزادہ نے طوطی کیواسطے مار ڈالا
ہے پادشاہ نے بعد تحقیقات و ثبوت جرم اوس شاہزادہ کو قتل کروادیا اور کہا کہ اور
انصاف کل کرین گے مگر رات کو ہی سبہون نے اپنی اپنی عرضیان لیجاکر قضیہ فیصل کر لیا
پادشاہ نے پہر اگر عرضیان مانگین تو ایک بہی نہین تہی ۔

اخلاق محسنی مین لکھا ہے کہ نوشیروان ابتدای سلطنت مین ریاست اور سیاست سے
بالکل غافل رہتا تھا ایک دفعہ خراسانی سوداگرون کا بہیس کر کے شہر مین سیر کو نکلا اوس
زمانہ مین ایک مرد دولتمند مہمان نوازی اور مسافر پروری مین دور دور مشہور تہا
نوشیروان کے جی مین آیا کہ آؤ اس شخص کا امتحان کرین پس اوس کے گہر گیا دولتمند نے سوداگر
جانکر پادشاہ کی نہایت تواضع اور مدارات کی اور انگورون کے باغ مین لیجاکر بڑی تکلف
سے کہانا کہلایا بادشاہ اوس کی فروتنی اور حفظ مراتب دیکہہ کر بہت خوش ہوا اور اُس کے

لحاظ کیا جاے جس مین کہ نوشیروان تہا تو کسی آدمی کو عادل کا لقب نہین دیا جا سکتا سبب یہ ہے کہ وہ پادشاہ کہ
جس کا حکم ہی ملک کا قانون ہے اور جو حفظ ملک کیواسطے سرکشون کو زیر دست دشمنون کو پامال اور دوردست
ملکون کو مغلوب رکہنے کیواسطے مجبور ہے کہ بحکم ضرورت ہزارون ایسے اعمال و افعال کا مرتکب ہو کہ جو منافی
اصول عدل و انسانیت کے ہین لیکن اگر ہم اون صفات سے انکار کرین جو ایران کی سرزمین اوس سے منسوب کیہ
ہین تو بہی ہم کو ماننا پڑے گا کہ اوس کی سلطنت فخر ملک و ملت تہی اوس نے اپنی بہتر برس کی عمر یا ۴۸ برس کی سلطنت
مین تمام وہ بڑے بڑے اوصاف ظاہر کیے ہین جو باتفاق جمیع بنی النوع انسان سرمایہ بزرگی و ناموری ہین اور
لائق سب سے یہ بات تہی کہ اخیر دم تک اقبال نے اوسکا ساتھ دیا اور زمانہ نے اوسکے پاے ہمت کو جنبش نہ دیا اور
عصا وجود اوس تقدار اور دسترس کے کسیوقت بہی مزخرفات دنیا کا مغلوب نہوا نخوت آرام طلبی کی اور نہ
دوسرون کو کرنے دی [illegible]

کہا کہ مین اپنے وطن کو جاتا ہون فرمایئے کہ آپ کے لئے کیا تحفہ بہیجون دولتمند بولا کہ صاحب مجکو آپ کے طفیل سے کسی شے کی احتیاج نہین ہے فقط انگورون کو جی چاہتا ہے اگر یاد کر کے ان ہی دونون مین بہیجدو گے تو بڑی مہربانی ہوگی پادشاہ نے متعجب ہوکر کہا کہ تمہارے تو انگورون سے باغ بہرا ہوا ہے یہ کیون نہین کہاتے ہو دولتمند بولا اے خواجہ ہمارا پادشاہ کمال غافل ہے اوس کو رعیت کی طرف کچہہ توجہہ نہین باوجودیکہ انگورون کی فصل آگئی ہے مگر ہنوز کسی کو واسطے کنکوت کے مقرر نہین کیا تمام لوگ بغیر کنکوت کی انگور کہاتے ہین اور مین اس لحاظ سے کہ پادشاہ کا حق ابہی اس باغ سے جدا نہین ہوا ہے ان انگورون کا کہانا ایسا سمجہتا ہون کہ گویا پادشاہی مال مین خیانت کی چندروز بعد کہ انگور بخوبی پک جاوینگے باغ مین قفل لگا دونگا تاکہ کوئی اندر نہ جانے پاوے پس جب تک کہ پادشاہ اپنا حصہ نہ لیگا یہ باغ بند رہیگا۔

نوشیروان یہ سنکر بہت رویا اور بولا کہ وہ پادشاہ غافل مین ہون جواب تیری دیانت کی بدولت خواب غفلت سے بیدار ہوا پہر اوس دن سے اوس نے ایسا عدل وانصاف اختیار کیا کہ آج تک سلطان عادل مشہور ہے۔

روضتہ الصفا مین لکہا ہے کہ نوشیروان کی عملداری مین گیدڑ[1] بہت ہوگئے تھے اور وہ رات کو دار الخلافہ کے قریب آکر چلایا کرتے تھے۔

نوشیروان نے وزیر سے پوچہا تو اوس نے عرض کی کہ شغالون کا اس طرح بولنا جور اور ظلم کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے نوشیروان نے یہ سنکر خود بہی عدل اختیار کیا اور اپنے ماتحت حکام کے مخبری کے لئے بہی جاسوس بہیجے اور جب انہون نے

[1] ناسخ التواریخ مین لکہا ہے کہ گیدڑ اس دفعہ ایران مین پہلے ہی مرتبہ ترکستان سے آیا لوگ ایک گیدڑ کو جال مین پکڑ کر نوشیروان کے پاس لیگئے نوشیروان نے اوس کو دیکہہ کر کہا کہ خلقے بدین ضعیفی بانگ چنین سخت وسہمناک کند بسیار عجب باشد۔

مگر ہرایک کی ستمگاری کا حال عرض کیا تو نوشیروان نے یکبارگی اون کو گرفتار کر کی بجائی اون کے تعداد نوسو اور نیک بخت آدمیون کو بہیجدیا۔

نوشیروان نے اپنی تواریخ مین یون بیان کیا ہے کہ مینے ایکدن جوانی مین دیکہا کہ ایک شخص نے کتے کے ڈہیلا مارا جس سے اوس کی ٹانگ ٹوٹ گئی وہ شخص چند قدم چلا تہا کہ ایک گہوڑے نے لات مار کر اوس کی ٹانگ توڑ دی گہوڑا کچہہ دور چلا تہا کہ ایک سوراخ مین ٹہوکر کہا کر لنگڑا ہوگیا یہ ماجرا دیکہہ کر مجہہ کو ایسی عبرت ہوئی کہ مین نے اوسی وقت سے انصاف پر کمر باندہی۔

حضرت عمرؓ خلیفہ سے روایت ہے کہ مین مسلمان ہونے سے پہلے تجارت کیا کرتا تہا ایک دفعہ چور میرا مال چرا لیگئے مین نوشیروان کی بارگاہ مین فریادی گیا نوشیروان نے مجہہ کو ایک مکان مین ٹہرا دیا مین چالیس دن تک وہان رہا ہر روز ایک دفعہ دربار مین ہو آیا کرتا تہا اکتالیسوین روز جو مین باہر سے اپنے مکان مین آیا تو مین نے دیکہا کہ میرا مال معہ چالیس درم نقد کے رکہا ہوا ہے اور اوس کے پاس ایک ہاتھ بہی کٹا ہوا پڑا ہے اور ایک پرچہ مین لکہا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے یہ چور کا ہاتہہ ہی اور یہ چالیس درم تمہاری چالیس دن کے ہرجہ کے ہین۔

مخزن حکمت مین لکہا ہے کہ آذربایجان کے حاکم نے ایک غریب عورت کی زمین بغیر اسکی رضامندی کے لیکر اپنی حویلی مین شامل کر لی اور پہر جو اوس نے قیمت دینا چاہی تو وہ بیچاری قیمت لینے پر بہی راضی ہوگئی مگر قیمت بہی اوس کو دو سال تک نہ ملی تب وہ لاچار ہوکر مداین کو آئی اور چہہ ماہ تک ادہر ادہر پہرتی رہی مگر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہونیکا موقع نہ ملا آخر وہ ایک دن شکارگاہ مین پہونچی اور اوس کے گہوڑے کی باگ پکڑ کر اپنا حال عرض کیا بادشاہ نے اپنے ایک خدمتگار کو بطور خفیہ واسطے

سلہ بعض کتابون مین ان کی تعداد نو سے لکہی ہے۔

واسطے تحقیقات کے روانہ فرمایا اوس نے واپس آکر عرض کیا کہ مین نے جہان تک تحقیقات
کی حق بجانب مدعیہ کے پایا اوس پر پادشاہ نے مدعی علیہ کو بلوا کر مروا ڈالا اور حویلی اوسکی
بڑھیا کو دیدی اور اوسدن سے تنبہ ہو کر عام دربار کرنا شروع کیا اور حکم دیا کہ دربار
کے وقت جو داد خواہ آئے فی الفور روبرو پہونچایا جاوے اور باقی وقتون کیواسطے
اپنے محل خاص کی دیوار سے ایک بڑی زنجیر لٹکا دی اور ایک گھنٹہ اوس کے ساتھ
باندھدیا اور منادی کر دی کہ رات کے وقت بہی مستغیث زنجیر ہلائے گا اوس کا
انصاف کیا جاوے گا۔
اوسی کتاب مین آیا ہے کہ ایک روز نوشیروان دربار عام مین اجلاس کر رہا تہا کہ ایک
سانپ آیا لوگ اوس کے مارنے کو دوڑے مگر پادشاہ نے فرمایا اس کو مت مارو
شاید دادخواہ ہو سانپ تخت کے روبرو ٹہر گیا پادشاہ نے اوس کی صورت سے
جان لیا کہ یہ کوئی ظلم رسیدہ ہے اور فوراً حکم دیا کہ چند سپاہی اسکے ساتھ جاکر اس
کے حال کی خبر لائین یہ سنکر سانپ واپس روانہ ہوا شاہی ملازم اوس کے ساتھ ہوئے
آخر وہ جنگل مین جاکر ایک غیر آباد کنوئین کے اوپر ٹہر گیا اس حال کی پادشاہ کو خبر دی
گئی حکم آیا کہ کنوئین کے اندر جاکر دیکھو جب سپاہی اوترے تو دیکھا کہ ایک چھوٹا سانپ
مرا پڑا ہے اور ایک کالا بچھو اوس کے سر پر بیٹھا ہے سپاہیون نے فی الفور بچھو کو
مار ڈالا اور سانپ کی دادرسی کی دوسرے روز عین دربار کے وقت وہی سانپ
آیا اور کچھہ تخم اپنے منہ مین سے پادشاہ کے آگے ڈالکر چلا گیا پادشاہ نے اون کو شکریہ
دادرسی کا تحفہ سمجھہ کر قبول کیا اور بونیکا حکم دیا تو ریحان پیدا ہوئی اوس سے پہلے ریحان
کا پہول کسی نے ایران مین نہین دیکہا تہا نوشیروان نے اوس کا نام شاہ اسفرام رکہا
جو اب ریحان مشہور ہے۔
نوشیروان کے عہد سلطنت مین ایکدن ایک آدمی جنگل کو شکار کیواسطے گیا تہا وہان

اوسکو ایک لاش پڑی ہوئی نظر آئی جسکے سینہ پر ایک چہری بہی رکھی تہی وہ شامت کا مارا اوس کو اوٹھا کر دیکھنے لگا کہ اتنے مین کوتوال آپہونچا اور پہ اوس کو قاتل سمجھ کر پکڑ لے گیا جب چند روز بعد اوس کو قصاص کیواسطے بازار مین لائے تو ایک شخص بہر چیرتا ہوا آیا اور پکارا کہ اسکو مت مارو اوس آدمی کو تو مین نے مارا تہا اوس کا خون مجھ سے لینا چاہیئے کوتوال نے یہ سنکر اوسکو تو چہوڑ دیا اور اس کو نوشیروان کے پاس لیجا کر حاضر کیا نوشیروان نے ساری حقیقت سنکر اوس کو بھی اس بنا پر رہا فرمایا۔ کہ جو ایسے ایک شخص کو قتل کیا ہے تو دوسرے کو قتل سے بچا کر اوس کی موت اپنے سر پہ لی ہے ایسے آدمی کا مارنا واجب نہین گو یہ پہلے قاتل تہا اب تو فدائی ہے۔

ایک دن ایک دادخواہ جو بہت کوتاہ قامت تہا نوشیروان کے پاس حاضر ہوا۔ پادشاہ نے اوس کو دیکھ کر فرمایا کہ کوتاہ قد آدمی خود فطرتی اور شریر ہوتا ہے شاید اس کا دعوے جہوٹہہ ہو جب تحقیقات کی گئی تو پادشاہ کا قیاس درست نکلا چند روز بعد ایک اور پست قد فریادی آیا پادشاہ نے اوس کو دیکھکر بہی وہی بات کہی اوس نے عرض کی حضور مین تو پست قامت ہون مگر جسنے مجھ پر ظلم کیا ہے وہ مجھ سے بہی زیادہ پست قامت اور فتنہ ہے پادشاہ نے ہنسکر اوس کی دادرسی فرمائی۔

ایک وقت ایک دولت مند نے ایک غریب آدمی کے منہہ پر طمانچہ مارا اور ایک سپاہی ایک دوکان سے کچہہ اوٹہا کر کہا گیا نوشیروان نے دونو کو مروا ڈالا بزرجمہر نے عرض کی کہ تہوڑے سے جرم پر ایسی سخت سزائین دینا آپ جیسے منصف اور عادل بادشاہ سے بہت عجیب بات ہے پادشاہ نے فرمایا کہ یہ سزا مینے شیطانو نکو دی ہے نہ انسانون کو

نوشیروان کے دیگر اوصاف

۳۲ - نوشیروان کی ذات مین علاوہ انصاف کے اور بہت خوبیان تہین چنانچہ تاریخ گزیدہ

ہین لکھا ہے کہ ایک دن اوس کے جشن ہین کہ جہان اوس کے سب امیر اور اقربا حاضر تھے ایک معزز شخص نے بادشاہ کے سامنے سے ایک سنہری پیالہ چورا لیا نوشیروان نے اوس سے کچھہ نہ کہا جب مجلس برخاست ہوئی تو ساقی نے کہا کہ جب تک پیالہ نہین ملجائیگا مین لوگون کو نہین جانے دونگا نوشیروان نے کہا تو عبث شور کرتا ہے کیونکہ جسنے پیالہ لیا ہے وہ نہ دیگا اور جس نے دیکھا ہے وہ پردہ فاش نکریگا اوس شخص نے پیالہ بیچکر اچھے اچھے کپڑے بناسئے اور چند روز بعد اون کو پہنکر نوشیروان کی مجلس ہین گیا نوشیروان نے اشارہ سے پوچھا کہ کیا یہ لباس اوسی مین بنایا ہے اوس نے دامن اوٹھا کر دکھایا کہ جناب یہ سب کچھہ اور موزے وغیرہ بھی اوسی مین سے ہین نوشیروان نے ہنس کر ہزار دینار اوس کو دیئے اور اوسے اپنے مصاحبون ہین داخل کیا۔

نوشیروان نے مداین مین ایک بہت عمدہ عمارت بنوائی تھی جس کے آثار ابھی وہان موجود ہین۔

مشہور ہے کہ اس عمارت کے ایک کونے مین ایک بوڑھیا کا مکان واقع تھا نوشیروان نے اوس سے بہت کہا کہ تو یہ مکان ہمکو دیدے تو ہماری عمارت چورس ہوجائے اور اوس کے عیوض تجھہ کو اس سے بہتر مکان بنوادین گے بوڑھیا نے جواب دیا کہ بڑے افسوس کی بابت کہ مین تو سارا جہان پادشاہ کے پاس دیکھہ سکتی ہون اور بادشاہ میرے پاس ایک جھونپڑہ بھی نہین دیکھہ سکتا منصف پادشاہ اس جواب سے ایسا قایل ہوا کہ اوس نے بوڑھیا کے مکان کو چھوڑکر اپنا محل بنوالیا اور کچھہ عرصہ کے بعد اُنہین جاکر ایک بڑا دربار کیا اور خلق اللہ کو کھانا کھلایا بعدہ اپنے مہمانون سے پوچھا کہ اس ایوان مین کوئی نقص تو باقی نہین رہ گیا ہے اُسوقت قیصر کے ایلچی نے عرض کی کہ بڑا نقص تو یہ ہے کہ یہین فلان طرف سے دہوان آتا ہے اور سکانون کو کالا کرتا ہے نوشیروان نے کہا کہ اوس ہر ایک بوڑھیا کا جھونپڑا ہے وہ جب روٹی پکاتی ہے تو اوس کے چولہے کا

دہوان اس عمارت مین آتا ہے مین نے اوس سے کہلا بھیجا تہا تو روٹی مت پکایا کر سارا مکان خراب ہوتا ہے ہم تجہہ کو پکی پکائی روٹی بہیجا کرین گے اوس نے جواب دیا کہ میرے جہونپڑے کے دہوئین سے پادشاہ کا مکان خراب نہین ہوتا بلکہ اوس کی شوکت بڑہتی ہے کیونکہ خلق اللہ جب یہ دیکہے گی کہ ایسے بڑے عالیشان پادشاہ کے دولتخانہ مین اوس کی ہمسایہ بڑہیا کے جہونپڑے کا دہوان آتا ہے اور پادشاہ بسبب منصفی کے اوس کو منع نہین کرسکتا ہے تو پادشاہ کے خوف سے کسی کو کسی کے اوپر ظلم کرنے کی جرأت نہ ہوگی اور میرے گہر کے دہوئین کی سیاہی آپ کے انصاف اور آپ کے عمارت کی تمام کو قیامت تک روشن رکہے گی جب بیٹے بڑہیا کی بات سُنی تو پہر اوس سے شکایت نہین کی۔ شیخ سعدی شیرازی نے اسی مطلب کو اس قطعہ مین داخل کیا ہے قطعہ

آن پیر لاشہ راکہ سپردند زیر خاک	خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند
زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل	گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند

نوشیروان جو ایک دن اپنے محل کی چہت پر چڑہا تو کیا دیکہتا ہے کہ ایک بوڑہیا کے ہاتہہ مین ایک ٹوٹا ہوا افتابہ ہے وہ اوس کو بہت سیدہا کر کے رکہتی ہی کہ وضو کرے مگر وہ ہر وقت گر پڑتا ہے اور پانی ڈہل جاتا ہے نوشیروان اوسکی اِس حالت پر بہت رویا اور کہا ہائے افسوس میری رعیت اسقدر تنگدست اور شکستہ حال ہے کہ اوسکو ایک ثابت افتابہ بہی میسر نہین اور اوسی وقت بزرجمہر کو بلاکر وہ سب حال کہا بزرجمہر نے پوچہا کہ آپ کی کیا مرضی ہے فرمایا مین چاہتا ہون کہ ایک سونے کا طشت اور چاندی کا افتابہ اوس کے پاس بہجوا دون بزرجمہر نے کہا بہتر ہے لیکن وہ بڑہیا شرما جائے گی نوشیروان نے اسمین بزرجمہر کا بخل سمجہہ کر کہا کہ یہ بات تیری ہمت کے لائق تو نہین تہی جو تو نے کہی بزرجمہر نے عرض کی کہ میرا یہ مطلب ہے کہ آپ اس بخشش کو اوسی ضعیفہ کے ساتہہ مخصوص نہ کیجئے تاکہ وہ یہ نہ جانے کہ پادشاہ کو صرف تو ہی کے

حال کی بھی خبر رہتی ہے بلکہ چالیس طشت اور آفتابے اوس کے پاس پڑوس کے مسکینون کو بھجوا دیجیئے کہ جس مین وہ اس انعام کو عام سمجھ کر شر مندہ نہو بادشاہ نے بزرجمہر کی راے پسند کی اور ویسا ہی کیا۔

۳۳ - ناسخ التواریخ مین لکھا ہے کہ نوشیروان اتنا بڑا بادشاہ تھا ہے کہ اوس کی مجلس مین اکثر اوقات پانچ کرسیان لگائی جاتی تہین ایک پر سوسندی خاقان چین دوسری پر پرتاب چند بادشاہ ہند تیسری پر ستایانس قیصر روم اور چوتھی پر اپناک باوقوی خان خان ترکستان بیٹھتا تہا اور پانچوین کرسی پر بزرجمہر کو بٹھایا جاتا تھا

ایک دفعہ نوشیروان کی مجلس مین خاقان چین قیصر روم اور راے ہند حاضر تھے نوشیروان نے کہا ایک مدت دراز چاہیئے کہ ایسا مجمع فراہم ہوا اور بڑے غضب کی بات ہے کہ جو یہ صحبت برہم ہو جائے اور ہم سے کوئی بات صفحہ روزگار پر یادگار نرہے اسلیئے بہتر یہ ہے کہ ہم سب ایک ایک بات کہین کہ کلام الملوک ملوک الکلام مشہور ہے خاقان اور راے ہند نے کہا کہ پہلے آپ ہی شروع کرین۔

نوشیروان نے کہا اچھا اور فرمایا کہ مین کبھی سخن ناگفتہ سے پشیمان نہین ہوا ہون اور کہی ہوئی باتون کے اوپر ندامت اوٹھائی ہے۔

قیصر روم نے کہا کہ مین نے جو بات نہین کہی ہے اوس کو کہہ سکتا ہون اور جو کہدی ہے اوس کے اوپر قادر نہین ہون۔

---

۵ یہ نام بادشاہون کے مولف ناسخ التواریخ نے زمانہ ملا کر لکھے ہین ورنہ قدیم کتب مین نام نہین ہین صرف قیصر روم بادشاہ ہند اور خاقان چین لکھا ہے اور ستیانس کی نسبت مورخ مذکور یہ لکھتا ہے کہ جسٹی نین دویم کا دوسرا نام ستیانس تہا مگر سوسندی نہین معلوم کس خاقان چین کا نام لکھا ہے کیونکہ صفحہ ۱۰ کے حاشیہ مین جو بادشاہ چین کے نام تاریخ چین مولفہ ... سے لکھے گئے ہین اون مین کوئی نام ایسا نہین آتا ہے۔

خاقان چین نے کہا جب تک بات میری دل مین ہے مین اوس کے اوپر غالب ہون اور جب زبان پر آگئی تو وہ مجھہ پر غالب ہوگئی۔

راے ہند نے کہا کہ ہر بات دو صفت سے خالی نہین ہوتی یا تو اچھی ہے یا بری اگر اچھی ہے تو دیکھا چاہیئے کہ قائل اوس سے عہدہ برا ہوتا ہے یا نہین اور جو بری ہے تو اوسکا نہ کہنا بہتر ہے پس بہر حال میری سمجھہ مین چپ رہنا ہی مصلحت ہے۔

بطبع ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمے آید		خموشی معنے دارد کہ در گفتن نمے آید

نوشیروان کی خوارق عادات

۴۳ نوشیروان جب بادشاہون کو نامہ لکھتا تہا تو پہلے اون کو خدا کے غضب سے ڈراتا اور وس کی تائید مین اگلے پیغمبرون اور پادشاہون کے قصہ جات کو بیان کرتا اور پہر اپنی فتوحات اور عدالت کا ذکر لاتا خط کے اخیر مین اوس پادشاہ کے وزیر یا کسی اور بڑے لازم کو یاد کرتا اور خاتمہ پر انشاء اللہ لکھتا۔

اوس نے یہ قانون بھی مقرر کیا تہا کہ نالایق کو علم نہ پڑہاوین اور ناکس کو قضا اور عالی کی اوپر نصب نکرین وہ اکثر کہا کرتا تہا کہ اگر کسی پادشاہ کی قلمرو مین کوئی پل پرانا ہو جائے اور اوسکی چہت کے سوراخ مین کسیکی بکری کا پانو پڑکر ٹوٹ جائے تو اوسکا جواب اُس پادشاہ کو خدا کے روبرو دینا ہوگا۔

۴۵ - نوشیروان کا کلام بھی مثل حکماے پختہ مغز کے قابل نصیحت ہے چنانچہ اوس نے کہا ہے کہ فاضلترین بادشاہون کو وزیر سے عاقل ترین عورتون کو شوہر سے بہترین گہوڑون کو کوڑے سے اور نیکوترین شمشیر کو صیقل سے گزیر نہین ہے۔

پہاڑ سے پہاری بوجھہ اوٹھا کر دور لیجانا آسان ہے مگر غیر جنس کی صحبت مین رہنا مشکل ہے کیونکہ اوس کا بار تو جسم کے اوپر ہے اور یہ سوہان روح ہے۔

آدمی بغیر زر کے بے زور بغیر اولاد کے اندہا بغیر بہائی کے بیکس اور بغیر عورت کے بے آرام ہے لیکن جس کے یہ چارون نہون تو وہ بہت بیغم و بے فکر ہے۔

کسی کے ڈر سے سچ بات کو چہپانا اور جہوٹ بولنا بڑی بے ایمانی ہے۔

بہوکہون مرجانا کمینون کا بار احسان اوٹہاکر پیٹ بہرنے سے بہتر ہے۔

جسدن ہوا چلے اوسدن سونا جسدن ابر ہو اوسدن شکار کو جانا جسدن مینہ برسے اوسدن شراب پینا مناسب ہے اور دہوپ کا دن خلقت کا کام کرنیکے لیے ہی۔

وہ اپنے عاملون اور عہدہ داران کو یہ نصیحت کیا کرتا تہا کہ عالم لوگون کو معزز رکہین دو دفعہ اون کے گھر جاوین اور بڑے بڑے کام بغیر اون کی حضوری کے نکرین کہ دیدار اون کا حق بہت ہوتا ہے ہماری عبادت اونہین کی رہنمای سے مقبول ہوتی ہے عالمون کا حق ہمارے اوپر یہ ہے کہ ہم اون کے کامون مین سخت گیری نکرین تاکہ وہ اپنا بوجہ غیرون کے اوپر نہ ڈالین اور رعایا کا حق یہ ہے کہ ہم ہر وقت اون کی بہلائی کو سوچا کرین بزرگون کو چاہیئے کہ زیردستون کی رعایت کرین اور زیردست اون کی خدمت کیونکہ سلطنت کا مدار بزرگون کے وجود پر اور بزرگی کا مدار زیردستون کی اطاعت پر ہے۔

۳۶۔ نوشیروان نے ہرمز کو ولیعہد کرتے وقت یہ نصیحتین کی تہین کہ سلطنت کا مدار پانچ باتون پر ہوتا ہے اول مملکت کی حراست دوئیم شریعت کی پیروی تیسرے نیکون کو نیکی کے ساتھ رکھنا چوتھے بدون کو بدی کی سزا دینا پانچوین لطف اور عتاب کو موقع موقع سے کام مین لانا۔ اور آدمی کو جو شرف حیوانات کی بہ نسبت ہے وہ عقل کے سبب سے ہے نہ مال کے سبب سے اور عقل کو شرف حکمت سے ہے نہ جاہ سے اور حکمت کو شرف خداشناسی سے ہی نہ بحث اور مباحثہ سے خداشناسی کو شرف رضا و عبادت سے ہی نہ خالی باتون سے اور کہا کہ جو چار چیز کو اپنے بس مین رکھے تو کبہی ملول نہو اول جلدی دوسری سستی تیسرے غرور چوتھے لیحاج۔ اور حرص ترس مارا اور قرض

یہ چار چیزین ایسی ہین جو ہر چیز کو ہلاک کردیتی ہین بادشاہون سے بیرحمی ظالمون سے حرص دولتمندون سے بخل جوانون سے کاہلی بوڑہون سے رعنائی عورتون سے بیشرمی نہایت بری چیز ہے اور یہ فرمایا کہ اسے فرزند مین نے جو عدل کے ساتھ مداومت کی تو اوس کا ثمرہ بزرگون سے زیادہ پایا چنانچہ جس دن مین بادشاہ ہوا مین نے جانا کہ امرا و سپاہی تو زمینداروں کے کارکن ہین اور زمیندار اون کے کیون کہ سپاہیون کا قیام زمینداروں کے محاصل سے ہے اور زمیندارون کی استقامت سپاہیون کی قوت سے پس مینے زمینداروں سے اسقدر محاصل لیا کہ جو سپاہیون کی ضرورت کو کافی تہا اور ان کے پاس اسقدر چھوڑا کہ جس مین وہ اپنے روٹی کپڑے کا کام چلا کریا تھا نہ کو عمارت مین صرف کرین جب ایسا کیا تو ان دونو گروہ کو مثل اپنے دونون ہاتھون کے پایا کہ اگر ایک کو کچھ درد ہو تو اوس کا اثر دوسرے کو بھی پہنچ جاوے

نوشیروان کے چند کلمات یہی آدمی فرزانہ نقش بادشاہون کے دل پر ہے یہ ہین جوانی پر مغرور نہو خدا کو نہ بھولو خودی کو نہ پکڑو اطاعت و عبادت پر مغرور نہو ہوئے کام کو کیا جانو سمجھو آج کا کام کل پر نہ ڈالو ماں باپ پر مت ہنسو کسی کو راز نہ جانو دشمن سے مت ڈرو دیوانی کے پاس مت جاؤ عورتون کی محبت مین مت پہنسو شاعر اور منشی سے دشمنی مت رکھو اپنی روٹی غیر کے دسترخوان پر رکھکر مت کہاؤ علم پڑہنے مین شرماؤ اور بڑی عمر ہو جانیکا خیال نکرو ناخواندہ مہمان کسی کے مت بنو آزمائے ہوئے کو نہ آزماؤ دولتمند کی برابری نکرو بادشاہ وقت کی اطاعت سے نہ پہرو دشمن کے مرنے پر خوش نہو صحت اور تندرستی کو بڑی نعمت سمجھو دوست اور دشمن کو پہچانو دیر کے سوؤ اور جلدی سے اوٹھو میٹھو تہوڑا کہاؤ کم بولو بہت سوچو اور کم ہنسو موت کو سچ اور حیات کو جہوٹ جانو اور خدا کو پہچانو

ایک عجیب مقدمہ مجاور کا

۳۵۔ نوشیروانکے عہد مین ایک عجیب مقدمہ جادو کا واقع ہوا مختصر ذکر اوس کا یہ ہے
کہ نوشیروان کے صاحب دزدان کو یہودیون سے عداوت تھی اس نے ایک جادوگر قوم یہود ہی
سے اپنا بھید کہا یہودی نے کہا مجکو ایسا جادو یاد ہے کہ جس چیز کو دیکھہ لون وہ
زہر ہوجاوے دزدان اوس کو باورچیخانہ مین لے گیا اور اوس نے ایک دودھ کی
پیالی کو اپنی نظر کی تاثیر سے زہر بنادیا جب کھانا پادشاہ کے آگے گیا تو دزدان نے
عرض کی کہ کھانا بغیر امتحان کے نہین کھانا چاہیے یہ سنکر یہود وزیر کے بیٹے جو خون
سیاہ رہتے آگے بڑہے اور کھانے کو چکھنے لگے جب دودھ کا گھونٹ پیا تو فوراً اون کی جان
نکل گئی نوشیروان نے غضب مین اگر یہود کو بھی مروا ڈالا اور اسکا گھر لوٹ لیا۔
بعدہ ایک دن نوشیروان شکار کو گیا اور گھوڑون کے پشت کے داغ مین یہود کا
نام [illegible] کر اوس کو یاد کرنے لگا اوسی اثنا مین جادو کا ذکر آیا تو دزدان نے عرض
کی [illegible] حق ہے جادوگر لوگ دودھ کو زہر بنا دیتے ہین پادشاہ اوسوقت
[illegible] جون ہی واپس آیا تو اوس نے دزدان سے پوچھا کہ سچ کہدے کہ تو نے
اوس دودھ مین کیا جادو کیا تہا اوس نے ڈر کر وہ بھید بھی کہدیا اور اوس یہودی
کو بھی [illegible] دیا پادشاہ نے ثبوت کے بعد دونون کو سولی پر چڑہا کر تیر دوز کرایا
اور [illegible] اسکے بیٹون کے مرجانے سے بہت پشیمانی ظاہر کی اور آیندہ کی تو بہ
کرلی کہ [illegible] تحقیقات کوئی ایسا حکم نہ دیا جاوے گا

بزرجمہر کا بقیہ حال

۳۶ [illegible] سے تو یہ لکھا ہے کہ بزرجمہر نوشیروان کے مرنے سے ایک مہینہ کے
بعد مر گیا مگر مولف ناسخ التواریخ یون لکھتا ہے کہ عجم کے پادشاہون کا قاعدہ تھا
کہ وہ کسی صحرانشین قوم کی ایک شیرخوار لڑکی کو لیکر اپنے ونیون سے پرورش کراتے تھے

اور جب کسی پادشاہ کو لڑکی دینے کی ضرورت ہوتی تھی تو اوسی کو دیدیتے تھے یہہ لڑکی پادشاہ عجم کی لڑکی کہلاتی تھی ایسی ایک لڑکی بزرجمہر کے گھر مین بھی تھی ایک دن اوس سے اور بزرجمہر کی لڑکی سے لڑائی ہوگئی بزرجمہر کی لڑکی نے کہا کہ تو جنگلیون کی لڑکی ہوکر میرا سامنا کرتی ہے اوس لڑکی نے یہ بات فوراً نوشیروان کے پاس جاکر کہدی نوشیروان نے بزرجمہر کو بلاکر کہا کہ تو نے سر سلطنت کو فاش کردیا تیرے باپ نے بھی میرے باپ سے بغاوت کی تھی یہ کہکر اوس کو سولی پر چڑہا دیا اور فرمایا کہ اسکی بیٹی کو بے پردہ کرکے تمام شہر مین پہراوین جب اوس کو اسطرح پہراتے پہراتے اوس سولی کے پاس لائے تو اوس نے اپنا منہ دونو ہاتھون سے چھپا لیا لوگون نے کہا کہ تو نے بازار مین تو کسی نامحرم سے شرم نہین کی اور اب اپنے باپ سے منہہ چھپاتی ہی اوس نے جواب دیا کہ عورتین مردون سے منہہ چھپاتی ہین اور اس شہر مین سوائے میری باپ کے اور کوئی مرد نہ تہا۔

کلمات بزرجمہر

۴۴ - بزرجمہر کی نصیحتین کتابون مین بہت کچہ لکھی ہوئی ہین اور واقعہ مین وہ ایسا ہی شخص تھا ہے کہ اوس کی ہر ایک بات مین نصیحت نکلتی ہے ایک دن نوشیروان کی مجلس مین فلاح ملک اور صلاح دولت کی بابت گفتگو ہوتی تھی جب سب موبد یعنے فارسی پنڈت اپنی اپنی کہہ چکے تو بزرجمہر نے ان بارہ کلمون پر اختصار کیا۔

(۱) شہوت اور غضب سے پرہیز۔

(۲) قول اور فعل مین سچائی۔

(۳) ہر کام مین عقلمندون سے مشورہ

(۴) بزرگون اور عالمون کی حسب مراتب تعظیم۔

(۵) نیک و بد کاموں کی جزا اور سزا۔
(۶) قیدیوں کی تحقیقات تاکہ سزا وار مقتول اور بیقصور رہا ہو۔
(۷) سوداگروں کے لئے امن اور تجارت کی تقویت۔
(۸) حدود کی مضبوطی اور رعیت کے ساتھ سلوک نیک۔
(۹) لشکر کو بڑہانا اور ہتیاروں کو جمع کرنا۔
(۱۰) بہائی بیٹیوں کی عزت کرنا اور اون کے کاموں کو صلاح دینا۔
(۱۱) جاسوسوں کو ہر طرف چھوڑنا تاکہ وہ اچھے برے حالات کی خبریں پادشاہ کو دیتے رہیں۔
(۱۲) مصاحبوں اور وزیروں کے حال پر توجہ رکھنا تاکہ وہ اپنے کاموں کو سچائی سے کیا کریں۔

اور یہی اوس کا قول ہے کہ تین چیزیں تمام بہلائیوں کی سر دفتر ہیں۔
(۱) تواضع بے توقع (۲) بخشش بے منت (۳) خدمت بلا امید منفعت

توقیعات کسریٰ

توقیعات کسریٰ نوشیروان کے احکام سے مراد ہے اوس نے اپنے وزیروں کو حکم دے رکھا تہا کہ جو بات دریافت کرنی ہو اوس کو لکھ کر پیش کر دیا کریں ہم ہر ایک کا جواب لکھدیا کریں گے چنانچہ اس قسم کے سوال وجواب اکثر ہوا کرتے تھے۔ دفتر والے اون کو بڑی احتیاط سے جمع کرتے تھے۔ اور اون کی نقل ایک خاص کتاب میں لکھ لیتے تھے اور یہ کتاب خزانہ میں رہتی تھی جب فارسیوں کی سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے ختم ہوئی تو عباسی خلیفوں کے عہد میں جو علم اور حکمت کے بڑے مربی اور قدردان تھے ایک عالم عرب نے اوس کا پتہ لگا کر پہلوی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا جسکو شاہجہان بادشاہ

کے بیٹے مراد بخش کے حکم سے ۱۰۶۲ھ ہجری مین فارسی کا لباس پہنایا گیا جو بنام توقیعات کسریٰ مشہور ہے بلرام پور ضلع اودہ کے مشہور مہاراجہ سر دگبجے سنگہ صاحب بہادر بیکٹہہ باشی نے اوس کا ترجمہ اُردو مین کرایا جس کا نام افاضت ہے مگر یہ دونون ترجمے فارسی اور اُردو بہت مغلق اور ادق ہین اسواسطے مین نے سلیس اور عام فہم اُردو مین ایک اور ترجمہ کیا ہے اور احکام نوشیروانی اوس کا نام رکھا ہے اوسمین سے کسیقدر حکم اوس حکیم منش پادشاہ کے معہ معروضات وزرا کے یہان بھی لکھے جاتے ہین کہ جن سے ناظرین رسالہ ہذا کو اوس شاہ کاراگاہ کی طرز تحریر اور وسعت معنی کا بھی کچھہ لطف حاصل ہو۔

التماس وزرا	حکم
آپ جو مکرر سہ مکرر گناہگارون کے جرم بخشد یتے ہو باوجودیکہ وہ بار بار قصور کرتے ہین اسکا کیا سبب ہے۔	مجرم لوگ مثل بیمارون کے ہین اور بادشاہ طبیب کا حکم رکھتا ہے جیسے بیمار کا بار بار مبتلائے مرض ہونا طبیب کو اعادہ علاج سے مانع نہین ہوتا اسی طرح گناہ گارون کا جرم باوجود متواتر سرزد ہونے کے اون کو بادشاہ کے عفو اور رحم سے محروم نہین رکھ سکتا۔
۲ کس لئے ہمیشہ دنیا کے سریع الزوال ہونیکا ذکر زبان مبارک پر جاری رہتا ہے۔	اس لئے کہ کل کا دن پرسون فردا تھا جو آج کسی طرح ما گل ہو گیا اور آج کے کل ہو جانے مین بھی کچھ تغیر نہین ہے
۳ شاہزادہ نرسی نے بہت سے زمیندارون کے کھیتون پر جو اوس کی زمین کے آس پاس تھے قبضہ کر لیا ہے۔	م اس حکم کے پہونچتے ہی اون سب کھیتون کا اوپر ے اون کے اصلی مالکون کا قبضہ کرا دین اور جسقدر ما زمین اوس کے ملازمان کی اون ستمبر سیدون کے

	کہیتون کے پاس واقع ہے اس بجا ستانی کے جرم مین اوس سے چہین کر اون کے حوالہ کردین کہ جس سے کل ظالمون کو عبرت ہو جا دے ۔
۴۔ فلان ضلع کے عامل نے ایک لاکھ درم خزانہ شاہی سے بیک بلا حکم محتاجون کو تقسیم کر دیئے ہین	عارض معلوم کرے کہ یہ امر زیبا ہماری نافرمانی مین داخل نہین ہے ۔
۵۔ بہادر ناظر اعمال[1] عمال فارس نے لکھا ہے کہ عامل (نام) اہواز نے اونتیسوین سال جلوس والا مین کچھ اوپر آٹھ ہزار درم سوائے مالواجب کے پرگنات سے تحصیل کر کے خزانہ عامرہ مین جمع کر دئیے ہین	فوراً اس رقم کو خزانہ سے نکالکر تمام وکمال بلا کسی قسم کی کاٹ کسور کے اصلی وارثان رقم مذکور کو دیدین اس ناواجب طریقہ سے خزانہ کو بڑہانا بعینہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی دیوارون کی نیو سے مٹی کہود کر چہت کے اوپر کہگل کرے
۶۔ عیسائیون کا وہ گروہ کہ جو تملق اور چاپلوسی کے لباس مین پناہ پذیر درگاہ والا ہوا ہے اکثر مخبرون کے زعم مین جاسوسی سے ملوث ہے ۔	ہماری سیاست اور تعزیر بغیر ظہور عداوت اور بدخواہی کے صرف مخبرون کے شبہ پر کسی کی نسبت عاید نہین ہوسکتی ۔
۷۔ خوان سالار کا خیال ہے کہ بادشاہ اون تمام کہانے پینے کی چیزون سے کہ جو زیادہ تر مرغوب طبع ہین بہت کچھ پرہیز اور احتیاط رکھتے ہین ۔	خردمند کو چاہیئے کہ مرغوبات طبع کو زیادہ استعمال نہ کرے تاکہ دوا کہانے کی حاجت نہ پڑے جو خلاف رغبت طبیعت کے ہے
۸۔ فلان شخص جو اولاد شرفا سے ہے ایک سند اپنے بزرگون کے نام کی بابت مقرر ہونے چار ہزار دینار سالیانہ کے دیوانخانہ کیخسرو بادشاہ سے ظاہر کر کے عرض کرتا ہے کہ یہ عطیہ ہمیشہ پادشاہ	اُس وثیقہ دوامی کے بحالی کا حکم ناطق دیا جاتا ہے تاکہ ہمارے بیٹے اور پوتے ہدایت پاکر اپنے باپ دادون کے فرمانون کی تعمیل اور انقیاد سے پہلوتہی نکرین

[1] افسرون کی اعمال کی جانچ پڑتال اگلے بیدار مغز بادشاہ ہی کیا کرتے تہے ۔ یہ کچھ اسی زمانہ کے ایجاد نہین ہے جیسا کہ بعض ناواقف لوگ خیال کرتے ہین ۔

کے بزرگون کے عہد مین بلاناغہ ملتا رہا ہے - مگر آغاز جلوس شاہی سے نہین ملا -	
۹ خدمتگاران خاص کو باوصف تواتر انعام اور تقرر تنخواہ کے معافی دوام اور جاگیرات استمراری عطا کرنے کا کیا سبب ہے	تاکہ سب کو دلجمعی رہے کہ ہم اون کی اولاد اور اعقاب کو بھی اپنے سایہ عاطفت اور حیطہ پرورش مین مامون اور محفوظ رکھین گے -
۱۰ حاکم ہمدان اپنی بے قصوری کے زعم مین معزولی کا سبب دریافت کرتا ہے -	عہدہ مثل ہتیارون کے ہوتے ہین کہ جب کام نہین ہوتا ہے تو سب کو غلافوں مین کرکے سنبہال کر رکھدیتے ہین تاکہ بوقت ضرورت کام مین لاوین اسی طرح اہلکارون اور عہدہ دارون کو بھی حسب صلاح و دولت معزول کرکے گوشہ عافیت مین آرام سے رکھتے ہین کہ پہر جب موقع ہو تو ازسر نو مشمول عواطف کرکے کسی کام پر مقرر فرماوین اس صورتمین معزول عاملون اور حاکمون کو شکر کرنا چاہئیے نہ شکایت
۱۱ حاکم سفاہان بدعوی بریت حاضر درگاہ ہوکر جرایم ملحقہ کو اپنے اہلکارون سے منسوب کرتا ہے -	یہ عذر اوس کا بیجا ہے کیونکہ قاتل جو کسی کو قتل کرکے اور اوس علت کو آلۂ قتل سے منسوب کرکے معذرت کرے تو وہ مقبول ارباب ذوی العقول نہین ہو سکتی -
۱۲ - کس علت مین فلان شخص کو عہدہ عدالت سے موقوف کیا ہے -	ہم کو تحقیق ہوگیا ہے کہ وہ مقدمات کی صاف صاف تحقیقات نہین کرتا اور انصاف کیوقت رعایت اور طرفداری کرجاتا ہے کہ جس سے امر حق

	پوشیدہ رہتا ہے۔
۱۳۔ روم کے بادشاہ اور خلیفہ نے ایران جنگ اوس ملک کے فدیہ کی درخواست درگاہ والا مین بھیجی ہے۔	روم کے قیدیون سے دو آدمی پیچھے ایک ایک خوک لے لین اور افسران لشکر شاہی جو اُن کے تعاقب مین روانہ ہوئے ہین ارزانی قیمت کے خیال سے خلاف نہ کرین اور اُس لین دین کو مفت نہ سمجھین

التماس نمبر ۱۴

چونکہ نوع انسان متعدد فرقون مین شامل ہے اور خصوصیت ہر فرقہ کی اوس اختلاف کے ساتھ جو مقتضا اوسکی طبیعت کا ہے ظاہر اور عدم مخالفت اقتضائے طبایع مردم کی دور اندیش بادشاہون پر لازم ہے اور موافقت بعض کی اون مین سے باوجود مخالفت مقتضای طبعی کے مشکل مثلاً مذہبی فرقہ کے لوگ کہ جنکی طبیعت سوا التزام شیوہ دین کے اور کسی بات کی خواہان نہین ہوتی یہ ہی چاہتے ہین کہ بادشاہ ہمیشہ دیندار اور خدا پرست لوگون کی صحبت مین مشغول رہے عہدہ داران ملکی اور کارگذاران دیوانی اسی امید مین رہتے ہین کہ بادشاہ سوا انتظام ممالک اور تدابیر توفیر خزاین اور آبادی بلاد و قصبات اور ترقی زراعت اور باغات کے اور کسی طرف متوجہ نہ ہو اور ہر محکمہ ہاے عدالت کے افسر خسرو دادگر سے یہ ہی تمنا رکھتے ہین کہ ہمیشہ ستم رسیدون کی فریاد سننے اور مستغیثون کی مدد کرنے اور ظلم و فساد کے مٹانے اور ملک و رعایا کو امن سے رکھنے کے کامون مین لگا رہے اور جو لوگ عیش پسند ہین وہ پادشاہ سے سوای مشغولی سیر اور شکار کے دوسری توقع نہین رکھتے اور آرام طلب آدمی بجز افزایش اسباب عیش و آسایش در نہ آرایش بساط

نشاط اور رامش کے بادشاہ کے لئے دوسرا کام پسند نہین کرتے اور آہنگ ایران فنون جنگ وکار آزمایان تیغ وخدنگ یہ ہے کہ پادشاہ تیر تلوار کی مشق کرے اور سپاہیان کی خاطرداری سے میدان وغا مین اون کے ساتھ رہے پس بنظر تخالف امور مذکور بالا کے ہر ایک کے ساتھ کسی صورت سے موافقت نہین ہوسکتی۔

حکم

گو کہ اتفاق راے ملوک کا ساتھ مقتضیات فرقہ متعددہ اہل آفاق کے اوقات مختلف مین بھی ناممکن ہے نہ کہ ایک وقت مین ہو سکے لیکن پھر بھی ہم حتے الامکان اپنے بموجب صلاح وقت اور فلاح عالم کے ہر گروہ کی خواہش طبعی کے ساتھ اتفاق کرنے باز نرہین گے۔

ایوان کسریٰ اور اسکی حالت حال

۵۴۲ ۔ نوشیروان نے مداین کے پاس دریائے دجلہ کے کنارہ پر ایک بڑا محل اپنے واسطے بنایا تہا جس کو قصر کسریٰ اور طاق کسری بھی کہتے ہین اوس کا طول ۹۴ گز عرض ۴۲ گز اور ارتفاع ۲۳ گز کے قریب تہا اور پایہ دیوار کا قطر سات گز سے کچھہ زیادہ تہا یہ تمام لمبی اینٹون سے بنا ہے جنکا طول ایک گز ہے اور عرض گز سے کچھہ کم ہے۔ کہتے ہین کہ یہ ایوان اپنے زمانہ مین بےمثل اور لاثانی تہا اور بعد کو بھی اپنی رفعت لطافت اور نفاست کی وجہ سے شاعرون کی استعارات اور تشبیہات مین مشہور اور ضرب المثل رہا بعض روایتون سے ایسا بھی معلوم ہوتا ہے کہ نوشیروان نے اس قصر و دراز قصور کی بنیاد ڈالی تھی اور خسرو پرویز نے جو اوس کا پوتہ تہا اسکو ختم تمام پہونچایا۔ مورخون نے اپنی کتابون مین اسکی آرائش اور اُس کے بساط اور فرش کی

زیب وزینت کی جو بہارستان کے نام سے معروف ہی بہت کچھہ تعریف کی ہی اور
تعجب یہ ہی کہ ایوان کسریٰ مدت دراز تک مسلمانون کے ہاتھون سے صحیح وسالم رہا
جو غیر مذہب والون کے آثار مٹانے مین برق خاطف سے کم نہ تھی اُس کو بھی ایک
خوش نصیبی یا نتیجہ نیک نیتی نوشیروان عادل سے سمجھنا چاہیئے ورنہ اکثر شاہان اسلام
تو اس شعر کے پورے پورے نمونہ تھے۔

معجزۂ عیسیٰ اگر یاد ندارم چہ غم ہست		بحر تحز زیب جہانے ید بیضا دارم	

جب ابو جعفر منصور[۱] دوالقی خلیفہ عباسی نے بغداد[۲] کو آباد کرنا چاہا تو حکم دیا کہ ایوان
کسریٰ کو ڈھاکر اوس کا مصالح اسمین صرف کرین مگر بعد کو معلوم ہوا کہ اوس کے
ڈہانے مین اسقدر خرچ پڑے گا جو اوس کے مصالح اور ملبہ کی لاگت سے کہین زیادہ
ہے اسپر خلیفہ نے اوس کا گرانا موقوف رکھا تب اوس کے وزیر خالد برمکی نے جو پہلے
سے اس کام کے خلاف تھا کہا جب اس امر مین ہاتھہ ڈالا ہے تو پورا کر کے چھوڑنا چاہیئے
تاکہ لوگ یہ نہ کہین کہ جن مکانون کے بنانے مین ملوک عجم عاجز نہ تھے اون کو سلاطین عرب
گرا بھی نہین سکے مگر خلیفہ نے پھر اوس طرف اپنا خیال رجوع نہین کیا۔
ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید اس ایوان عالیشان کی سیر کو آیا تھا اوس کا خیمہ دجلہ
کے کنارہ پر نصب تھا اوس کے دو ملازم خلوت مین بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے کہ
جس نے یہ اتنا اونچا محل بنایا ہے شاید اوس کو یہ خیال ہو گا کہ اس کے اوپر سے
آسمان پر چڑھ جائے یہ بات خلیفہ نے سن پائی اور غصہ ہو کر حکم دیا کہ ان گستاخون
کو سو سو کوڑے مارو یہ نہین جانتے کہ جس پادشاہ کی یہ بے ادبی سے نکتہ چینی کر
رہے ہین وہ کس درجہ اور رتبہ کا تھا اور مین نہین چاہتا کوئی شخص کسی پادشاہ کا نام

[۱] ابو جعفر ۱۳۶ہجری مطابق ۷۵۴ء مین خلیفہ ہوا تھا۔ [۲] بغداد در اصل باغ داد ہے کہ پہلے یہ ایک باغ تھا
اور نوشیروان ہفتہ مین ایک دن مداین سے یہان آکر انصاف کیا کرتا ہے۔

بلحاظ اوس کی عزت اور حرمت کے زبان سے نکالے ظہیر فاریابی[1] کے وقت مین بھی جو ایک مشہور شاعر فارسی زبان کا ہوگذرا ہی یہ قصر کسری اپنی اصلی حالت پر موجود تہا۔ اور اگر کچھہ شکست وریخت بھی ہوئی ہوگی تو وہ کچھہ بہت زیادہ نہوگی جیسا کہ ظہیر نے کہا ہی

جزای حسن عمل بین کہ روزگار ہنوز ۔ خراب می نکند بارگاہ کسری را

مگر اب بڑے افسوس کے ساتھ سنا جاتا ہی کہ والی بغداد جو توابع قیصر روم سے ہی اس تیرہ چودہ سو برس کی یادگار کو جو ایک ایسی نیکنام پادشاہ کی آثار سے ہے کہ جسکو عموماً اہل اسلام عادل کے لقب سے یاد کیا کرتے ہین صفحہ عالم سے محو کیا چاہتا ہے اوس نے کچھہ عملہ مداین کو بہیجا ہے جو ایوان کسری کو کہ دنیا کے آثار عظیمہ مین سے ہے مسمار کر کے اوس کی اینٹون کو گاڑیون پر روانہ بغداد کرتے ہین جہان اون سے ایک فوجی مدرسہ تعمیر کیا جاتا ہے اور بظاہر یہ لوگ ایسا کہتے ہین کہ وہ مکان خود ہی ویران ہوگیا تہا اگر یہ بات سچ ہے تو سلطنت عثمانیہ کے لئے موجب کمال بدنامی کا ایسے مہذب اور روشنضمیری کے زمانہ مین ہوگا کہ جب اہل یورپ سلاطین سابقہ کے آثارون کی حفاظت مین خواہ وہ کسی قوم اور مذہب کے ہون سعی اور اہتمام صرف زر کرنے کو اپنی عین نیکنامی اور باعث بقاء ذکر خیر سمجہتے ہین الغرض اگر ترکان روم اپنے تنگ چشمی سے اس قصر کا نام و نشان مٹا بھی دین گے تو اس سے اوسکی ناموری اور ہردلعزیزبانی کی شہرت اور نام آوری کو کچھہ بھی نقصان نہ پہونچیگا کہ جس نے ایک دوسری عمارت نیکنامی دوامی کی ایسی مضبوط اور پایدار بنا کر یادگار چھوڑی کہ زمانہ کے زبردست

[1] یہ شاعر قریب ۵۰۰ہجری کے ہوا ہے اس کا کلام نہایت شیرین اور فصیح ہے اور اسی وجہ سے کسی شاعر نے کہا ہی

دیوان ظہیر فاریابی :: از کعبہ بدزد گر بیابی

[2] یہ حال ایران کے ایک اخبار سے جس کا نام اطلاع ہے معلوم ہوا ہی۔

ہاتھ بھی جس کے ڈہانے کی جرأت نہین کر سکتے ہین جیسا کہ سعدی نے کہا ہے۔

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت	نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت
بعد از ہزار سال کہ نوشیروان گذشت	گویند از و ہنوز کہ بود ست عادلی

خاتمہ

نوشیروان کا یہ تمام حال ہم نے مختلف کتب تواریخ سے لکھا ہی اور اوسمین جہان نکتہ چینی کا موقع پایا ہی نکتہ چینی کی ہی اور جہان جہان راے دینے کی جگہ دیکھی وہان اپنی راۓ بھی لگادی ہے نوشیروان واقع مین دنیا کے نامور پادشاہون سے تہا اوس کی سوانح عمری مین مورخون نے جو اکثر باتین صرف اوس کا جاہ وجلال بڑہانیکے لئے داخل کرکے اوسکی مہمات کو بہت کچہہ وسیع اور مبالغہ آمیز کر دیا ہی اگر اون سب سے قطع نظر کیجاۓ تو بھی نوشیروان کی عظمت اور شوکت مین کچہہ فرق نہین آسکتا ہی کیونکہ صرف ایک عدل ہی اُسکا ایسا تہا کہ جس نے اوس کو تمام دنیا کے پادشاہون پر فوقیت بخشی ہی اور اب تک وہ عدل اور انصاف کے باب مین ضرب المثل ہے اوسکی تواریخ مہذب اور شایستہ بادشاہون کی سوانح عمری کے مانند علم حکمت اصول انصاف اور اخلاقی مضامین سے پر ہی اور اوسکی باتون سے ایک اعلی سیہ چشمی اور ایک باریک نازکخیالی ایک دقیق تیز فہمی اور ایک عجیب پختہ کاریکی بو آتی ہے جیسے ہندوستان مین راجہ بہوج کا زمانہ علم کی قدر دانی اور ہر قسم کی تہذیب وشایستگی کے لئے مشہور تہا ویسا ہی ایران کے لئے نوشیروان کا زمانہ تہا۔

نوشیروان کے خیالات کی مسلمانون نے زیادہ تر قدر کی ہے اور اونہین کی وجہ سے اُسکا نام ہندوستان مین مشہور ہوا ہی اب کیا خوب ہو کہ جو اس کتاب کے ذریعہ سے یہان اوس کے خیالات کی بھی قدر ہو اور ہمارے دیسی سردار اور رئیس اوس کی سیاست اور سیاست کے طریقہ [illegible]

فہرست کتب مصنفہ منشی دیبی پرشاد مولف رسالہ ہذا

افسانہ خرد افروز یعنے قصہ بہرام و بہروز ۔	۲ر	گلدستۂ ادب علم اخلاق و معاش مین	۸ر
تعلیم النساء عورتون کی پڑہنیکی کتاب	۸ر	رسالہ چہل جواب تاریخی	۵ر
تاریخ میواڑہ قدیم زمانہ سے ۔	۴ر	تاریخ سروہی مکمل	عہ
کارنامہ نوآیئن یعنے تقویم موید المورخین ۔	۵ر	سوانح عمری راجہ کرن معاصر علاؤالدین خلجی	۵ر
لطائف ہندی ۔ اسم بامسمی	۳ر	لطائف الظرفا	۳ر
سوانح عمری نوشیروان بادشاہ	۴ر	سوانح عمری اکبر بادشاہ	عہ
سوانح عمری شاہجہان بادشاہ	عہ ر	سوانح عمری بابر بادشاہ	ار
سوانح عمری ہمایون بادشاہ	۲ر	سوانح عمری شیرشاہ بادشاہ	۲
سوانح عمری شاہ طہماسپ ایرانی	ار	سوانح عمری بیربل مصاحب اکبر بادشاہ	۲
سوانح عمری رانا سانگا	۴ر	سوانح عمری رانا رتن سی وکرماجیت	۴
سوانح عمری رانا اودہی سنگہ	۴ر	سوانح عمری رانا پرتاب سنگہ	۴
سوانح عمری راو بیکا جی بانی بیکانیر	۴ر	سوانح عمری راؤ جودہ جی	۲
سوانح عمری راو چیت سی جی ۔	۳ر	سوانح عمری راو کلیان مل جی	۲
سوانح عمری راجہ پرتہی راج و پورن مل و بہارمل و بہگونت داس راجگان جی پور	۶ر	سوانح عمری راجہ بان سنگہ امیر والہ	[illegible]
		سوانح عمری راؤ مالدیو جی والی مارواڑ	[illegible]
سوانح عمری نواب خانخانان ۔	۴ر	تاریخ ترک ہند [illegible]	۲
میزان عدالت	۶ر	تذکرہ شعرای ہنود ۔	عہ
نفائس التواریخ حالات حکمای سلف	۴ر	تفریح الطلبا ۔	۴
جغرافیہ و تواریخ مارواڑ	۸ر	رپورٹ راج مارواڑ	۸
نصیحت نامہ	۵ر	جواہر التعبیر علم خواب ترجمہ سنسکرت	۲

مطبع رضوی دہلی مین چہپا